جلد ۱۰ | ۳۰ امان ۱۳۴۰ ہش ۱۲ شوال ۱۳۸۰ھ ۳۰ مارچ ۱۹۶۱ء | نمبر ۱۳

## اخبار احمدیہ

ربوہ ۲۴ مارچ (بوقت ۹½ بجے صبح) سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق اخبار الفضل میں شائع شدہ آج کی رپورٹ مظہر ہے کہ حضور کی طبیعت بفضلہ تعالےٰ بہتر ہے۔

احباب جماعت حضور کی شفائے کامل و عاجل اور درازی عمر کے لئے خاص توجہ اور التزام سے دعائیں جاری رکھیں اللہ تعالےٰ قبول فرمائے۔ آمین۔

ربوہ ۲۴ مارچ۔ بروز جمعۃ المبارک آج ۴½ بجے سہ پہر جماعت احمدیہ کی ۴۲ ویں مجلس مشاورت کا افتتاح تعلیم الاسلام کالج کے ہال میں عمل میں آیا۔ علالت اور کمزوری کے باعث سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ مشاورت کا افتتاح فرمانے کے لئے خود تشریف نہ لاسکے تاہم حضور نے حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی کے ہاتھ نمائندگان شوریٰ کے نام ایک روح پرور افتتاحی پیغام ارسال فرمایا اور حضرت میاں صاحب مدظلہ العالی کو شوریٰ کی کارروائی جاری فرمانے کی ہدایت فرمائی (پیغام آئندہ اشاعت میں ملاحظہ فرمائیں)

قادیان ۲۸ مارچ محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب سلمہ ربہ بفضلہ تعالیٰ بخیریت ہیں آپ ۲۴ مارچ کو پاکستان سے واپس تشریف لے آئے ہیں جبکہ آپ کے اہل و عیال مزید چند ایام وہیں قیام فرمائیں گے اللہ تعالیٰ سفر و حضر میں سب کا حامی و ناصر ہو۔ اور بخیریت الیٰ دارالامان لائے آمین۔

# قادیان میں یوم حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تقریب پر جلسہ

قادیان ۲۳ مارچ۔ بروز جمعرات زیر انتظام لوکل انجمن احمدیہ قادیان ۹½ بجے جلسہ یوم حضرت مسیح موعود علیہ السلام مسجد اقصےٰ میں زیر صدارت محترم مولوی عبدالرحمٰن صاحب فاضل امیر مقامی منعقد ہوا جس کی کارروائی کا آغاز تلاوت قرآن مجید سے ہوا جو حافظ صلاح الدین صاحب نے فرمائی۔ بعد ازاں صاحب صدر نے جلسہ کی غرض و غایت بیان کرتے ہوئے فرمایا کہ دنیا میں دو قسم کے لیڈر ہوتے ہیں۔ ایک دنیاوی دوسرے روحانی۔ دنیاوی لیڈر ہوا کے رُخ اور حالات کے مطابق کام کرتے ہیں اس لئے انہیں حصول مقصد کے لئے ایسی تکالیف اور مخالفت کا سامنا نہیں ہوتا۔ مگر اس کے برعکس روحانی لیڈر چونکہ لوگوں کی اصلاح کے لئے مبعوث ہوتے ہیں اور وہ ان کی طبائع اور خواہشوں کے خلاف اصلاحی تعلیم دیتے ہیں۔ اور بگڑی ہوئی دنیا نہیں چاہتی کہ ان کی اصلاح ہو اس لئے ان کی مخالفت میں ایک طوفان اُٹھ کھڑا ہوتا ہے اور دنیا ان کی آواز کو دبا دینے کے لئے ایڑی چوٹی کا زور لگاتی ہے۔ اس کے مطابق موجودہ زمانہ کے مصلح حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی مخالفت ہوئی۔ آج کی مبارک تاریخ پر اس زمانہ کی روحانی جماعت کی باقاعدہ تنظیم کا آغاز ہوا اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے مبارک ہاتھ پر پہلی بیعت ہوئی۔ اس کی یادگار کے طور پر آج کی خاص تقریب منائی جاتی ہے۔

اس کے بعد مکرم ملک بشیر احمد صاحب ناصر نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی شان میں حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کا تحریر فرمودہ قصیدہ مدحیہ خوش الحانی سے پڑھ کر سنایا۔

### حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بعثت کی غرض

بعد ازاں مکرم مولوی محمد حفیظ صاحب فاضل نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بعثت کی غرض پر تقریر فرمائی۔ آپ نے اپنی فاضلانہ تقریر کے آغاز میں حدیث قدسی کُنتُ کَنزاً مَخفیاً فَاَحبَبتُ اَن اُعرَفَ فَخَلَقتُ الخَلقَ سے استدلال کرتے ہوئے یہ فرمایا کہ اللہ تعالےٰ نے مخلوق کی پیدائش کی علت غائی اپنی معرفت بیان فرمائی ہے۔ چونکہ انسان خطا و نسیان کا پتلا ہے۔ اس لئے ایک وقت گزرنے کے بعد وہ اکثر احکام خداوندی کو بھول جاتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ ابتدائے آفرینش سے ہدایت اور ظلمت کے دور برابر چلتے آرہے ہیں۔ اسی ظلمت کو دور کرنے کے لئے انبیاء کی بعثت کا سلسلہ اللہ تعالےٰ کی طرف سے جاری ہے۔ چنانچہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت بھی اس وقت ہوئی جبکہ ظہر الفساد فی البرّ و البحر کا بھیانک نقشہ دنیا پر چھایا ہوا تھا۔ اور اسی قسم کے بڑا شر و فتن دور کے متعلق جو آخری زمانہ میں آنے والا تھا۔ انبیاء سابقین خبر دیتے چلے آئے ہیں اور ساتھ ایک عظیم الشان مصلح کی آمد کی خبر بھی ان کے صحیفوں میں ملتی ہے گویا گذشتہ انبیاء کی طرح حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بعثت کی غرض موجودہ زمانہ کے الحاد۔ بے دینی اور دہریت کا قلع قمع ہے۔ تقریر جاری رکھتے ہوئے فاضل مقرر نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث لوکان الایمان معلقاً بالثریا الخ کے ماتحت حضرت مسیح موعودؑ کی بعثت کی غرض قیام ایمان کا تفصیل سے ذکر کرتے ہوئے اس کے ضمن میں آپ کے ہی الفاظ میں خالق سے مخلوق کے تعلق میں واقع کدورت کو دور کرنا۔ مذہبی جنگوں کا خاتمہ۔ دینی سچائیوں کا اظہار۔ روحانیت کا قیام قرار دیا اور بتایا کہ حضور علیہ السلام نے اللہ تعالےٰ کی وہ مخفی طاقتیں دنیا کے سامنے پیش فرمائیں جو دعا کے ذریعہ ظاہر ہوتی ہیں۔

### حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی مخصوص تعلیم

دوسرے نمبر پر گیانی عبداللطیف صاحب نے مندرجہ عنوان پر پنجابی زبان میں ایک دلچسپ تقریر فرمائی اور بتایا کہ کس طرح حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے دنیا کے سامنے ایسے زندہ خدا کا تصور پیش فرمایا جو اپنے بندوں کی دعاؤں کو سنتا اور شرف قبولیت عطا فرماتا ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اسلامی جہاد کا صحیح تصور دنیا کے سامنے پیش فرماتے ہوئے اس کی تین اقسام اپنی ذاتی اصلاح تبلیغ اور دفاعی لڑائیاں قرار دیں۔ تقریر کے اختتام میں گیانی صاحب نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے پیش فرمودہ اتحاد محبت کے ان اصولوں کا تفصیل سے ذکر کیا جن سے نفرت و عداوت کے جذبات دور ہو کر صلح اور یگانگت کی فضاء پیدا ہوتی ہے۔ اور اس ضمن میں اللہ تعالےٰ کے رب العالمین ہونے اور پیشوایان مذاہب کی عزت و توقیر کے قیام کا ذکر کیا۔ آپ کی تقریر سکھوں کی مقدس کتاب گورو گرنتھ صاحب کے شلوکوں کو بطور استشہاد پیش کرنے کی وجہ سے خاص دلچسپی سے سنی گئی۔

### حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی پیشگوئیاں

تیسرے نمبر پر محمد عمر صاحب مالاباری متعلم جامعہ احمدیہ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی پیشگوئیاں کے عنوان پر کی آپ نے کہا کہ چونکہ عالم الغیب ہستی صرف خدا تعالےٰ ہی کی ذات ہے۔ اس لئے جب کوئی شخص اللہ تعالےٰ سے خبر پاکر بکثرت بعض امور کے متعلق قبل از وقوع اطلاع دیتا ہے۔ تو یہ بات اس کے اللہ تعالےٰ کی طرف سے برحق ہونے کا بیّن ثبوت ہوتی ہے۔ چنانچہ دیگر انبیاء کی طرح حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اللہ تعالےٰ سے خبر پاکر ہزاروں پیشگوئیاں فرمائیں جو اپنے اپنے وقت پر پوری ہو کر مومنین کے ازدیاد ایمان کا موجب ہوئیں اور ہو رہی ہیں۔ مثلاً قادیان کی ترقی کی پیشگوئی حضور علیہ السلام نے ایسے وقت فرمائی جب یہ ایک معمولی سا گاؤں تھا۔ اور بقول حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے

کوئی نہ جانتا تھا کہ ہے قادیاں کدھر

کا مصداق تھا۔ تقریر جاری رکھتے ہوئے مقرر نے قادیان سے ہجرت کے متعلق پیشگوئی کا تفصیل سے ذکر کیا جو غیر معمولی حالات میں پوری ہوئی اسی طرح وفات مسیح ناصری علیہ السلام کے متعلق حضور علیہ السلام نے فرمایا تھا کہ آخر دنیا اس عقیدہ کی طرف رجوع کرے گی۔ چنانچہ آج ہم دیکھتے ہیں کہ تعلیم یافتہ طبقہ اس مسئلہ کی صداقت کے سامنے سر تسلیم خم کئے ہوئے ہے۔ اور مصر کی الازہر یونیورسٹی کی طرف سے بھی اس کے حق میں فتوےٰ شائع ہو چکا ہے آخر میں مقرر نے حضور علیہ السلام کی وہ پیشگوئیاں تفصیل سے بیان کیں جن میں حضور نے سلسلہ احمدیہ کی شاندار ترقیات کا ذکر فرمایا ہے۔ اور جن کا ظہور ہر آنے والے دن میں نئی شان سے ہو رہا ہے

اس کے بعد مکرم یونس احمد صاحب اسلم نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی طویل نظم "اے خدا اے کارساز و عیب پوش کردگار" میں سے کچھ اشعار خوش الحانی سے سنائے۔ اور بعد ازاں مکرم چوہدری عبدالقدیر صاحب نے

(باقی صفحہ ۶ پر)

ملک صلاح الدین ایم۔اے پرنٹر و پبلشر نے راما آرٹ پریس امرتسر میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان سے شائع کیا۔ پروپرائٹر صدر انجمن احمدیہ قادیان

# یورپ کے متعدد شہروں کی احمدیہ مساجد میں عید الفطر کی مبارک تقریب

## مقامی نو مسلم احباب کے علاوہ متعدد اسلامی ملکوں کے باشندوں اور بعض غیر مسلم معززین کی شرکت

### کوپن ہیگن میں عید کی تقریب کے موقعہ پر تین افراد کا قبول اسلام

بیرونی ملکوں کے احمدیہ مشن ہر سال عید الفطر کی تقریب پورے اہتمام سے مناتے ہیں۔ جس میں ہر جگہ مقامی نو مسلم احباب کے علاوہ اسلامی ملکوں کے باشندے نیز غیر مسلم معززین بھی کثیر تعداد میں شریک ہوتے ہیں۔ اس موقعہ پر غیر مسلم معززین تک اسلام کا پیغام پہنچایا جاتا ہے اور اسلام کی بے مثل اور لازوال تعلیم سے انہیں آگاہ کیا جاتا ہے۔ امسال بھی ان تمام ممالک میں جہاں جہاں احمدیہ مشن قائم ہیں یہ تقریب بڑے اہتمام سے منائی گئی جس کی اطلاعات ان مشنوں کی طرف سے بذریعہ تار موصول ہو رہی ہیں۔ ذیل میں کوپن ہیگن، دی ہیگ، ہمبورگ۔ فرانکفورٹ اور زیورک سے آمدہ تاریں شائع کی جا رہی ہیں۔ یہ امر قابل ذکر ہے کہ امسال کوپن ہیگن میں عید الفطر کی تقریب کے موقعہ پر تین افراد نے اسلام قبول کیا اور وہ بیعت کر کے سلسلہ احمدیہ میں داخل ہوئے۔ فالحمد للہ علیٰ ذالک۔

## کوپن ہیگن

مکرم سید کمال یوسف صاحب مبلغ سکنڈے نیویا کوپن ہیگن سے اطلاع دیتے ہیں:۔

" یہاں عید الفطر کی تقریب پورے اہتمام اور کامیابی کے ساتھ منائی گئی۔ نماز عید میں مقامی احمدی احباب کے علاوہ یوگوسلاویہ، سویڈن، ڈنمارک پاکستان، عراق، مصر اور انڈونیشیا کے مسلمان خاصی تعداد میں شریک ہوئے اس موقعہ پر تین اشخاص نے اسلام قبول کیا اور بیعت کر کے سلسلہ احمدیہ میں داخل ہوئے۔ فالحمد للہ علیٰ ذالک۔ نماز اور خطبہ کے بعد مہمانوں کی خدمت میں دوپہر کا کھانا پیش کیا گیا۔

## دی ہیگ (ہالینڈ)

مکرم جناب حافظ قدرت اللہ صاحب امام مسجد ہیگ اطلاع دیتے ہیں:۔

"یہاں عید الفطر کی تقریب کامیابی اور خیر وخوبی کے ساتھ منائی گئی۔ مختلف ملکوں کے مسلمان شہریوں نے نماز عید میں شرکت کی۔ مسجد نمازیوں سے پوری طرح بھری ہوئی تھی۔ خاکسار نے خطبہ عید میں روزوں کی فلاسفی اور روحانی ترقی میں ان کی اہمیت پر روشنی ڈالی۔ بعد میں مہمانوں کی تواضع کی گئی۔ شام کو دعوت طعام کا بھی اہتمام کیا گیا جس میں اسی کے قریب معززین اور نامور شخصیتوں نے شرکت کی۔"

## ہمبورگ اور فرانکفورٹ (مغربی جرمنی)

مکرم جناب عبد اللطیف صاحب مبلغ انچارج جرمن مشن و امام مسجد ہمبورگ مطلع فرماتے ہیں:۔

"ہمبورگ اور فرانکفورٹ کی احمدیہ مساجد میں عید الفطر کی تقریب پورے اہتمام سے منائی گئی۔ دونوں مساجد میں نماز عید ادا کی گئی جس میں نو مسلم احباب کے علاوہ متعدد اسلامی ملکوں کے باشندوں نے کثیر تعداد میں شرکت کی۔ خاکسار نے خطبہ عید الفطر میں اسلام کی پُر حکمت تعلیم اور موجودہ زمانے میں [illegible] کی اشاعت اور اس کے خوشکن اثرات کو واضح کیا۔ بعد ازاں جملہ مہمانوں نے دعوت طعام میں شرکت کی جس کا اہتمام احمدیہ مشن کی طرف سے کیا گیا تھا۔ اس موقعہ پر پریس کے نمائندے بھی آئے ہوئے تھے انہوں نے اپنے اخبارات کے لئے متعدد فوٹو لئے۔"

## زیورک (سوئٹزرلینڈ)

مکرم جناب شیخ ناصر احمد صاحب مبلغ انچارج سوئٹزرلینڈ مشن کی طرف سے آمدہ اطلاع درج ذیل ہے:۔

"سوئٹزرلینڈ کے احمدیہ مشن میں عید الفطر کی تقریب کامیابی کے ساتھ منائی گئی سوئٹزرلینڈ کے احمدی احباب کے علاوہ دیگر ممالک کے باشندوں نے بھی نماز عید میں شرکت کی۔ خاکسار نے خطبہ میں اسلامی تہواروں کی اہمیت کو واضح کرتے ہوئے بتایا کہ حضور نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نے اس بارہ میں دنیا کی راہ نمائی کے لئے کیا نمونہ پیش فرمایا ہے۔ آخر میں بنی نوع انسان کی ہدایت اور فلاح وبہبود کے لئے دعا کی گئی۔"

## تصحیح

اخبار بدر محرره ۱۶ رمارچ کے صفحہ اول پر ملکہ الزبتھ کی خدمت میں "اسلامی لٹریچر کی پیشکش" کی مفصل خبر شائع ہوئی ہے اس صفحہ کے کالم ۲ کی سطر ۱۶ و ۱۷ کو اس طرح پڑھا جائے:۔

"ہر مجسٹی ملکہ برطانیہ عظمیٰ نے ہمارے ملک کو اپنے قدوم سے مشرف کیا ہے"

(۲) اسی طرح کالم ۳ سطر ۲ میں ڈیوک آف ویلز کی جگہ ڈیوک آف ایڈنبرا پڑھا جائے۔ احباب اس کے مطابق تصحیح فرمالیں۔

**ولادت۔** خدا تعالیٰ نے خاکسار کے بڑے بھائی مکرم زین العابدین صاحب کو مورخہ ۱۴ کو لڑکا عطا فرمایا ہے۔ نومولود کا نام امتیاز احمد رکھا گیا ہے۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ نومولود کو صحت و تندرستی والی لمبی عمر عطا فرمائے۔ اور خادم دین بنائے۔ آمین۔

خاکسار محمد عمر مالا باری متعلم جامعہ احمدیہ قادیان

## مسجد فضل لنڈن میں عید الفطر کی تقریب

لنڈن۔ مکرم امام صاحب مسجد فضل لنڈن مطلع فرماتے ہیں کہ ۱۹ رمارچ ۱۹۶۱ء کو مسجد فضل لنڈن میں عید الفطر کی تقریب کامیابی اور خیر وخوبی کے ساتھ منائی گئی۔ اس تقریب میں ۷۰۰ سے زائد افراد نے شرکت کی نماز کے بعد محترم چودہری محمد ظفر اللہ خان صاحب نے خطبۂ عید پڑھا جس میں آپ نے اس امر کو واضح فرمایا کہ اسلام نے تہوار منانے کا مقصد یہ قرار دیا ہے کہ اس کے نتیجہ میں انسان کو رضائے الٰہی

## ربوہ میں ۲۹ ر رمضان المبارک کے روز

## اجتماعی دعاؤں کا روح پرور نظارہ

قادیان میں ماہ رمضان المبارک کے آخری عشرہ میں نوافل کی ادائیگی خاص عبادت اور ذکر الٰہی میں انہماک کا کسی قدر ذکر گذشتہ اشاعت میں کیا جا چکا ہے۔ سفت زیر اشاعت دار الہجرت ربوہ جو جماعت کا دوسرا مرکز ہے۔ میں بھی مومنین کی اسی طرح کی مشغولیت رہی۔ چنانچہ ۲۹ ر رمضان کو جبکہ مسجد مبارک میں ایک بڑی تعداد میں احباب جماعت معتکف ہونے کی حالت میں دعاؤں کی طرف متوجہ تھے حسب سابق نماز ظہر تا عصر سلسلہ کے چیدہ علماء کرام روزانہ کم وبیش ایک سیپارہ کا درس دیتے رہے اور حقائق ومعارف کے بیان کے ساتھ قرآن کریم کا یہ دور بھی آج پایۂ تکمیل کو پہونچنے والا تھا۔ اور آج جمعہ کا بھی مبارک دن تھا۔ اس موقعہ پر بیرونجات سے متعدد دعا کی درخواستیں موصول ہوئیں۔ ہر شخص کی دلی تمنا اور خواہش تھی کہ قاضی الحاجات کے حضور اُس کے حق میں بھی دعا خیر کی جائے۔ محترم مولانا جلال الدین صاحب شمس نے جمعہ کا خطبہ پڑھا ان سب دعائیہ درخواستوں میں بیان کردہ ضروریات اور مقاصد کو مدنظر رکھتے ہوئے خطبہ کے دوران نہایت جامع الفاظ میں دعا کی۔ اُس وقت مسجد میں حاضر ہزاروں احباب آمین کہتے رہے۔ بعد ازاں نماز جمعہ کی دوسری رکعت کے قیام میں اور آخری دو سجدوں میں درد وسوز کے ساتھ دعائیں کی گئیں۔ دوسری رکعت کے قیام میں جب ہزاروں ہزار نمازی مکرم مولانا شمس صاحب کی اقتداء میں مسنون دعائیں پڑھ رہے تھے۔ تو حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی نے اس حالت میں ایک نظارہ دیکھا بعد میں حضرت ممدوح نے محترم مولانا صاحب کے نام اپنے ایک والا نامہ میں اس نظارہ کا ذکر کرتے ہوئے رقم فرمایا۔

" جب جمعہ کی دوسری رکعت کے قیام میں آپ نے دعائیں کیں تو میں نے یہ نظارہ دیکھا کہ میرے سامنے ایک خاص قسم کی روشنی اور چمک پیدا ہوئی ہے۔ سو میں خدا کے فضل سے امید کرتا ہوں کہ انشاء اللہ آج کی دعاؤں میں سے بعض قبولیت کا شرف پائیں گی۔ و نرجو من اللہ خیراً۔" (ملخصاً اخبار الفضل ربوہ)

عجب اتفاق ہے کہ جس وقت دار الہجرت ربوہ میں نماز جمعہ کے اندر ایسی پُرسوز دعائیں کی جا رہی تھیں کم وبیش اُسی وقت قادیان میں بھی اسی طرح کی دعائیں کی جا رہی تھیں۔ جبکہ محترم مولوی عبد الرحمان صاحب فاضل امیر جماعت احمدیہ نے مختصر خطبہ کے بعد نماز جمعہ پڑھائی۔ اور دوسری رکعت کے رکوع کے بعد بڑی رقت آہ وزاری کے ساتھ جملہ درویشان کرام کے ساتھ مسنون دعائیں کیں۔ اللہ تعالیٰ ان سب کو قبول فرمائے اور اپنی رحمت اور فضل کے دروازے کھول دے۔ آمین۔

احباب جماعت کے نام

# سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا پیغام

## میں جماعتوں کے امراء، پریذیڈنٹوں اور مربیانِ سلسلہ کو خاص طور پر توجہ دلاتا ہوں کہ وہ غیر موصی احباب کو وصیت کرنے

اور

## موصی احباب کو اپنی قربانیوں میں اور بھی اضافہ کرنیکی طرف توجہ دلاتے رہیں

اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ نَحْمَدُہٗ وَنُصَلِّیْ عَلٰی رَسُوْلِہِ الْکَرِیْمِ

خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ

ھُوَ النَّاصِرُ

برادرانِ جماعت۔ اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ وَرَحْمَۃُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہٗ۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اللہ تعالیٰ کے منشاء کے ماتحت وصیت کا نظام قائم فرمایا تھا اور جماعت کے دوستوں کو ہدایت فرمائی تھی کہ وہ اشاعتِ اسلام کے لئے اپنے مالوں اور جائدادوں کو اُس کی راہ میں پیش کریں تاکہ انہیں مرنے کے بعد جنتی زندگی حاصل ہو۔ اس تحریک میں خدا تعالیٰ کے فضل سے اب تک ہزاروں لوگ حصہ لے چکے ہیں مگر ابھی ایک بہت بڑی تعداد ایسے لوگوں کی بھی پائی جاتی ہے جنہوں نے وصیت نہیں کی اور یہ ایک افسوسناک امر ہے۔ میں اس پیغام کے ذریعہ تمام جماعتوں کے امراء اور پریذیڈنٹوں اور مربیانِ سلسلہ کو خاص طور پر توجہ دلاتا ہوں کہ وہ غیر موصی احباب کو وصیت کرنے اور موصی احباب کو اپنی قربانیوں میں اضافہ کرنے کی طرف بار بار توجہ دلاتے رہیں۔ اگر ہر وصیت کرنیوالا کم از کم ایک نئے شخص سے ہی وصیت کروانے میں کامیاب ہو جائے تو ہمارے بجٹ میں ہزاروں لاکھوں روپیہ کا اضافہ ہو سکتا ہے۔ اور اگر امراء اور جماعتوں کے پریذیڈنٹ اور سلسلہ کے مربی بھی اس تحریک کی اہمیت کو سمجھیں تو چند دنوں میں ہی سلسلہ کی مالی حالت میں غیر معمولی ترقی ہو سکتی ہے۔ میں امید کرتا ہوں کہ جو دوست ابھی موصی نہیں وہ وصیت کرنے اور موصی احباب دوسروں سے زیادہ سے زیادہ وصیتیں کروانے کی خاص طور پر کوشش کریں گے۔ اللہ تعالیٰ آپ لوگوں کو اپنے فرائض کے سمجھنے اور اس نظامِ وصیت میں شامل ہونے کی توفیق بخشے جو اعلائے کلمۂ اسلام کیلئے جاری کیا گیا ہے۔

والسلام

خاکسار:- مرزا محمود احمد ۳/۳/۶۱

# عید الفطر کی تقریب سعید

پر

# سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا پیغام

## ماریشس کے احمدی احباب کے نام

روزہل ماریشس سے ہماری جماعت کے ایک دوست احمد حسین صاحب سوکیہ نے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خدمت میں لکھا کہ ۱۹۶۱ء سے میری بیوی ایک چودہ روزہ رسالہ نکال رہی ہے میری بیوی کی خواہش ہے کہ عید الفطر کے لئے حضور کوئی خاص پیغام ارسال فرمائیں تاکہ اُسے مارچ کے [illegible] میں شائع کیا جا سکے۔ حضور نے اس کے جواب میں جو پیغام بھجوایا وہ افادۂ احباب کے لئے ذیل میں درج کیا جا رہا ہے۔

برادرانِ ماریشس اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ وَرَحْمَۃُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہٗ

عید کا دن خوشی کا دن ہوتا ہے اور مسلمانوں کی خوشی اسی میں ہے کہ اسلام ترقی کرے اور محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کا نام دنیا کے کناروں تک پھیلے۔ اس لئے میرا پیغام یہی ہے کہ اسلام اور احمدیت پھیلانے کی کوشش کرو تاکہ تمہیں حقیقی خوشی نصیب ہو اور عید کا دن یونہی نہ گزر جائے بلکہ حقیقی خوشی کے ساتھ گذرے۔ اللہ تعالیٰ آپ لوگوں کی مدد کرے اور اس خوشی کے حاصل کرنے کا صحیح طریقہ آپ لوگوں کو سکھائے۔ ماریشس کا احمدیت سے پرانا تعلق ہے۔ اس ملک میں سب سے پہلے حافظ صوفی غلام محمد صاحب تبلیغ کے لئے گئے تھے اور ان کے بعد اور کئی دوسرے مبلغ جاتے رہے پس آپ لوگ کوشش کریں کہ آپ پر حقیقی عید کا دن آئے اور آپ اسلام اور احمدیت کو دنیا کے کناروں تک پھیلا دیں۔

خاکسار:- مرزا محمود احمد خلیفۃ المسیح الثانی

# نظامِ وصیت کی اغراض اور اس میں شامل ہونیوالوں کا مقام

از مکرم شیخ عبد القادر صاحب مربی سلسلہ احمدیہ مقیم لاہور

## حضرت اقدس کی وصیت

دنیا میں قاعدہ ہے کہ ہر انسان اپنی وفات سے قبل اپنے ورثاء متعلقین اور نام لیوا احباب کے لئے کوئی نہ کوئی وصیت چھوڑ جاتا ہے اور عموماً اس کی وصیت کی قدر کی جاتی ہے اور اس پر عمل کرنا ضروری سمجھا جاتا ہے۔ اور انبیاء علیہم السلام کا تو ہر ارشاد مومنوں کے لئے واجب العمل ہوتا ہے۔ پھر اگر وہ اپنی جماعت کے لئے کوئی اہم وصیت چھوڑ جائیں۔ اور یہ تاکید کر جائیں کہ ہر کامل الایمان اس پر ضرور عمل کرے۔ تو احباب سمجھ سکتے ہیں کہ ایسی وصیت پر عمل کرنا کس قدر ضروری ہے۔

## بہشتی مقبرہ کا قیام وحی الٰہی سے ہوا۔ اور اس میں دفن ہونیوالے بہشتی ہیں

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو اپنی وفات سے دو اڑھائی سال قبل جب اللہ تعالےٰ نے بتایا کہ آپ کی وفات قریب ہے تو آپ نے اپنی جماعت کے نام "الوصیت" شائع فرمائی۔ اس میں علاوہ اور نصائح کے ایک بات یہ بھی تحریر فرمائی کہ

"مجھے ایک جگہ دکھلا دی گئی کہ یہ تیری قبر کی جگہ ہوگی۔ ایک فرشتہ میں نے دیکھا کہ وہ زمین کو ناپ رہا ہے تب ایک مقام پر اس نے پہنچکر مجھے کہا کہ یہ تیری قبر کی جگہ ہے۔ پھر ایک جگہ مجھے ایک قبر دکھلائی گئی کہ وہ چاندی سے زیادہ چمکتی تھی اور اس کی تمام مٹی چاندی کی تھی تب مجھے کہا گیا کہ یہ تیری قبر ہے۔ اور ایک جگہ مجھے دکھائی گئی اور اس کا نام بہشتی مقبرہ رکھا گیا اور ظاہر کیا گیا کہ وہ ان برگزیدہ جماعت کے لوگوں کی قبریں ہیں جو بہشتی ہیں۔"

مندرجہ بالا اقتباس سے ظاہر ہے کہ بہشتی مقبرہ کا قیام اذنِ الٰہی سے عمل میں لایا گیا ہے دوسری بات جو اس اقتباس سے ظاہر ہے وہ یہ ہے کہ حضور پر یہ بھی ظاہر کیا گیا کہ اس مقبرہ میں دفن ہونے والے لوگ بہشتی ہوں گے۔ چنانچہ آگے چل کر حضور فرماتے ہیں:-

"کوئی نادان اس قبرستان اور اس کے انتظام کو بدعت میں داخل نہ سمجھے کیونکہ

## یہ انتظام حسب وحی الٰہی ہے

اور انسان کا اس میں دخل نہیں اور کوئی یہ خیال نہ کرے کہ صرف اس قبرستان میں داخل ہونے سے کوئی بہشتی کیونکر ہو سکتا ہے کیونکہ یہ مطلب نہیں ہے کہ یہ زمین کسی کو بہشتی کر دے گی بلکہ خدا کے کلام کا یہ مطلب ہے کہ صرف بہشتی ہی اس میں دفن کیا جائے گا۔"

(الوصیت حاشیہ صفحہ ۱۵)

## بہشتی مقبرہ میں دفن ہونے والے کامل الایمان ہوں گے

حضور فرماتے ہیں:-

"واضح ہو کہ خدا تعالےٰ کا ارادہ ہے کہ ایسے کامل الایمان ایک ہی جگہ دفن ہوں۔ تا آئندہ نسلیں ایک ہی جگہ انکو دیکھ کر اپنا ایمان تازہ کریں اور تا ان کے کارنامے یعنی جو خدا کے لئے انہوں نے دینی کام کئے ہمیشہ کے لئے قوم پر ظاہر ہوں۔"

(الوصیت صفحہ ۲۶)

## بہشتی مقبرہ کیلئے بشارتیں

"اور چونکہ اس قبرستان کے لئے بڑی بھاری بشارتیں مجھے ملی ہیں اور نہ صرف خدا نے یہ فرمایا کہ یہ مقبرہ بہشتی ہے بلکہ یہ بھی فرمایا کہ انزل فیھا کل رحمۃ یعنی ہر ایک قسم کی رحمت اس قبرستان میں اتاری گئی ہے اور کسی قسم کی رحمت نہیں جو اس قبرستان والوں کو اس سے حصہ نہیں۔"

## بہشتی مقبرہ میں دفن ہونے والوں کیلئے دعائیں

پھر حضور بہشتی مقبرہ میں دفن ہونے والوں کیلئے دعائیں کرتے ہوئے فرماتے ہیں

"میں دعا کرتا ہوں کہ خدا اس زمین (مقبرہ) میں برکت دے اور اس کو بہشتی مقبرہ بنادے اور یہ اس جماعت کے پاک دل لوگوں کی خوابگاہ ہو جنہوں نے درحقیقت دین کو دنیا پر مقدم کر لیا اور دنیا کی محبت چھوڑ دی اور خدا کے لئے ہو گئے اور پاک تبدیلی اپنے اندر پیدا کر لی اور رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے اصحاب کی طرح وفاداری اور صدق کا نمونہ دکھلایا۔ آمین یا رب العالمین۔

پھر میں دعا کرتا ہوں کہ اے میرے قادر خدا اس زمین کو میری جماعت میں سے ان پاک دلوں کی قبریں بنا جو فی الواقع تیرے لئے ہو چکے اور دنیا کی اغراض کی ملونی ان کے کاروبار میں نہیں۔ آمین یا رب العالمین۔

پھر میں تیسری دفعہ دعا کرتا ہوں کہ اے میرے قادر کریم! اے خدائے غفور و رحیم! تو صرف ان لوگوں کو اس جگہ قبروں کی جگہ دے جو تیرے اس فرستادہ پر سچا ایمان رکھتے ہیں۔ اور کوئی نفاق اور غرض نفسانی اور بدظنی اپنے اندر نہیں رکھتے اور جیسا کہ حق ایمان اور اطاعت کا ہے بجا لاتے ہیں اور تیرے لئے اور تیری راہ میں اپنے دلوں میں جان فدا کر چکے ہیں۔ جن سے تو راضی ہے اور جن کو تو جانتا ہے کہ وہ بکلی تیری محبت میں کھوئے گئے اور تیرے فرستادہ سے وفاداری اور پورے ادب اور انشراحی ایمان کے ساتھ محبت اور جانفشانی کا تعلق رکھتے ہیں۔ آمین یا رب العالمین۔"

(الوصیت صفحہ ۲۱ تا ۲۲)

## وصیت کا انتظام مومن اور منافق میں تمیز کا ذریعہ ہے

حضور فرماتے ہیں:-

"بلاشبہ اس (خدا تعالیٰ) نے ارادہ کیا ہے کہ اس انتظام سے منافق اور مومن میں تمیز کرے اور ہم خود محسوس کرتے ہیں کہ جو لوگ اس الٰہی انتظام پر اطلاع پا کر بلا توقف اس فکر میں پڑتے ہیں کہ دسواں حصہ کل جائیداد کا خدا کی راہ میں دیں بلکہ اس سے زیادہ اپنا جوش دکھلاتے ہیں وہ اپنی ایمانداری پر مہر لگا دیتے ہیں۔"

## ہر زمانہ میں امتحان

"اللہ تعالےٰ فرماتا ہے الم احسب الناس ان یترکوا ان یقولوا اٰمنا وھم لا یفتنون۔ کیا لوگ یہ گمان کرتے ہیں کہ نہیں اسی قدر پر راضی ہو جاؤں کہ وہ کہہ دیں کہ ہم ایمان لائے اور ابھی ان کا امتحان نہ کیا جائے اور یہ امتحان تو کچھ چیز نہیں صحابہؓ کا امتحان جانوں کے مطالبہ پر کیا گیا اور انہوں نے اپنے سر خدا کی راہ میں دے دیئے۔"

## وصیت ایک امتحان ہے

"ہم خود محسوس کرتے ہیں کہ اس وقت کے امتحان سے بھی (یعنی وصیت کے امتحان سے۔ ناقل) اعلیٰ درجہ کے مخلص جنہوں نے درحقیقت دین کو دنیا پر مقدم کیا ہے۔ دوسرے لوگوں سے ممتاز ہو جائیں گے۔ اور ثابت ہو جائے گا کہ بیعت کا اقرار انہوں نے سچا کر کے دکھلایا اور اپنا صدق ظاہر کر دیا۔"

## منافقوں پر یہ انتظام گراں گذریگا

"بے شک یہ انتظام منافقوں پر گراں گذرے گا۔ اور اس سے انکی پردہ دری ہوگی۔ اور بعد موت وہ مرد ہوں یا عورت۔ اس قبرستان میں ہرگز دفن نہیں ہو سکیں گے۔ فی قلوبھم مرض فزادھم اللہ مرضا۔ لیکن اس میں بھی سبقت دکھلانے والے راستبازوں میں شمار کئے جائیں گے اور ابد تک خدا تعالےٰ کی ان پر رحمتیں ہوں گی۔"

## وصیت کرنا حضور کا حکم ہے

"بالآخر یاد رہے کہ بلاؤں کے دن نزدیک ہیں۔ اور ایک سخت زلزلہ جو زمین کو تہ و بالا کر دے قریب ہے پس وہ جو معائنہ عذاب سے پہلے اپنا تارک الدنیا ہونا ثابت کر دینگے اور نیز یہ بھی ثابت کر دینگے کہ کس طرح انہوں نے میرے حکم کی تعمیل کی۔ خدا کے نزدیک حقیقی مومن ہیں اور اس کے دفتر میں سابقین اولین لکھے جائیں گے۔ اور میں سچ سچ کہتا ہوں کہ وہ زمانہ قریب ہے کہ ایک منافق جس نے دنیا سے محبت کر کے اس حکم کو ٹال دیا ہے وہ عذاب کے وقت آہ مار کر کہے گا کہ کاش! میں تمام جائیداد کیا منقولہ اور کیا غیر منقولہ خدا کی راہ میں دیتا اور اس عذاب سے بچ جاتا۔ یاد رکھو کہ اس عذاب کے معائنہ کے بعد ایمان بے سود ہوگا اور صدقہ و خیرات محض عبث۔ دیکھو میں بہت قریب عذاب کی تمہیں خبر دیتا ہوں اپنے لئے وہ زاد جلد تر جمع کرو کہ کام آوے میں یہ نہیں چاہتا کہ تم سے کوئی مال لوں اور اپنے قبضہ میں کروں اور

(باقی صفحہ ۵ کالم نمبر ۱)

# چندوں کے متعلق جماعت کی اہم ذمہ داری

## مالی خدمت دین کا نصف حصہ ہے!

رقم فرمودہ حضرت مرزا بشیر احمد صاحب ایم۔ اے ربوہ

مالی قربانیوں کی اہمیت کے متعلق حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ کا ایک قیمتی مضمون ذیل میں شائع کیا جا رہا ہے۔ مجھے یقین ہے کہ اس کے مطالعہ سے احباب اور عہدے داران جماعت اپنی ذمہ داریوں کے احساس کو مستحضر کرتے ہوئے فرض شناسی کا ثبوت دیں گے۔ موجودہ مالی سال کے گیارہ ماہ گذر چکے ہیں۔ اور اب آخری ماہ شروع ہو رہا ہے۔ ہندوستان کی متعدد جماعتوں اور احباب کے چندوں کی رفتار وصولی بجٹ کے مقابل پر غیر تسلی بخش ہے۔ اس کمی کو پورا کرنے کے لئے ضروری ہے۔ کہ احباب جماعت اور عہدہ داران مالی فوری توجہ فرما کر عند اللہ ماجور ہوں۔

مبلغین صاحبان سے بھی یہ درخواست ہے کہ وہ اپنے اپنے حلقہ میں حضرت صاحبزادہ صاحب کا یہ مضمون سنا کر دوستوں کو مالی فرائض کی کما حقہٗ ادائیگی کی تحریک فرما دیں۔

(ناظر بیت المال قادیان)

میرا ہمیشہ سے خیال رہا ہے کہ اس زمانہ میں خصوصاً اور ویسے عموماً مالی خدمت دین کا نصف حصہ ہے۔ اسی لئے قرآن مجید نے اپنی ابتداء میں ہی جو صفت متقیوں کی بیان فرمائی ہے اس میں ان کی ذمہ داریوں کا خلاصہ ان الفاظ میں بیان کیا کہ الَّذِينَ يُقِيمُونَ الصَّلٰوةَ وَمِمَّا رَزَقْنٰهُمْ يُنْفِقُونَ یعنی متقی تو وہ ہیں جو ایک طرف تو خدا کی محبت میں اس کی عبادت بجا لاتے ہیں۔ اور دوسری طرف اپنے خداداد رزق سے دین کی خدمت میں خرچ کرتے ہیں"۔ اس اہم آیت میں گویا دینی فرائض کا پچاس فی صدی حصہ انفاق فی سبیل اللہ کو قرار دیا گیا ہے۔ چنانچہ یہی وجہ ہے کہ قرآن مجید نے جہاں جہاں اعمال صالحہ کی تلقین فرمائی ہے وہاں ہر مقام پر لازماً صلوٰۃ اور زکوٰۃ کو خاص طور پر نمایاں کر کے بیان کیا ہے

اسی طرح موجودہ زمانہ میں چندوں کی اہمیت اس بات سے بھی ثابت ہے کہ جہاں خدا تعالیٰ نے سورۃ کہف میں ذوالقرنین کا ذکر فرمایا ہے وہاں اس کی زبان سے یہ الفاظ کہلوائے ہیں کہ اٰتُوْنِیْ زُبَرَ الْحَدِیْدِ یعنے اے لوگو مجھے دھات کے ٹکڑے لا کر دو تا میں تمہارے مخالفوں کے حملہ کے خلاف ایک دیوار کھڑی کر دوں"۔ اس جگہ استعارہ کے طور پر دھات کے ٹکڑوں سے چاندی سونے کے سکے مراد ہیں۔ جو دین کے کاموں کو چلانے کے لئے ضروری ہیں۔ اور سب دوست جانتے ہیں کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے صراحت فرمائی ہے کہ بے شک گذشتہ زمانہ میں بھی کوئی ذوالقرنین گذرا ہوگا۔ مگر اس زمانہ میں پیشگوئی کے رنگ میں ذوالقرنین سے مسیح موعود یعنی میں خود مراد ہوں۔ جو دجالی طاقتوں کے مقابلہ کے لئے مبعوث کیا گیا ہوں۔

اسی لئے آپؑ نے چندوں کے بارے میں اتنی تاکید فرمائی ہے کہ ایک اشتہار کے ذریعہ اعلان فرمایا کہ جو شخص احمدیت کا عہد باندھ کر پھر تین ماہ تک الٰہی سلسلہ کی خدمت کے لئے کوئی چندہ نہیں دیتا اس کا نام بیعت کنندگان کے رجسٹر سے کاٹ دیا جائے گا۔

اسی طرح حضرت خلیفۃ المسیح الثانی بھی چندوں کی ادائیگی کے متعلق انتہائی تاکید فرماتے رہتے ہیں۔ اور اس بارے میں بسا اوقات اتنی گھبراہٹ کا اظہار فرماتے ہیں کہ بعض اوقات میرے دل میں خیال گذرتا ہے کہ جب خدا تعالیٰ کا وعدہ ہے کہ يَنْصُرُكَ رِجَالٌ نُوحِي إِلَيْهِمْ مِنَ السَّمَاءِ تو پھر تحریک اور تاکید تو بے شک بجا ہے مگر حضرت صاحب اتنی گھبراہٹ کا اظہار کیوں فرماتے ہیں؟ لیکن پھر ایسے موقعہ پر مجھے غزوۂ بدر کا وہ واقعہ یاد آ جاتا ہے جب خدائی وعدہ کے باوجود آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اتنی گھبراہٹ اور بے چینی کی حالت میں دعا فرماتے تھے کہ آپ کی چادر مبارک آپؐ کے کندھوں سے گر گر جاتی تھی۔ اور حضرت ابوبکرؓ آپؐ کی تکلیف کا خیال کر کے آپؐ سے عرض کرتے تھے کہ حضور رب العلا کا وعدہ ہے کہ وہ نصرت فرمائے گا اور غلبہ دے گا تو آپ اتنے گھبراتے کیوں ہیں؟ مگر رسول اللہ صلعم جانتے تھے کہ ایک طرف خدا کا وعدہ ہے۔ تو دوسری طرف خدا کا غنا رذاتی بھی ہے اور پھر خدا کی حکیمانہ قدرت نے دنیا میں اسباب وعلل کا سلسلہ بھی جاری کر رکھا ہے وَكَانَ الرَّسُوْلُ اَعْلَمَ۔

اسی طرح عقلاً بھی چندوں کی غیر معمولی اہمیت ظاہر وعیاں ہے کیونکہ سلسلہ اسباب وعلل کے ماتحت ہر کام کو چلانے کے لئے روپے کی ضرورت ہوتی ہے۔ جس کے بغیر کوئی کام سرانجام نہیں پا سکتا۔ خدمت دین کے اہم رکن تبلیغ اور تعلیم اور تربیت اور تنظیم ہیں اور ان سب کے لئے بھاری اخراجات کی ضرورت ہے۔ اور یہ ضرورت موجودہ زمانہ میں جبکہ صداقت کے مقابلہ پر باطل کی طاقتیں بے انتہا ساز وسامان اور ان گنت مال وزر سے آراستہ ہیں بہت زیادہ اہمیت اختیار کر گئی ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم (فداہ نفسی) شرک کے بھاری فتنہ اور اس کے مقابل پر توحید کی بے انتہا اہمیت کے پیش نظر فرمایا کرتے تھے۔ اگر کوئی شخص سچے دل سے ایمان لا کر لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ کی حقیقت پر قائم ہو جائے تو وہ خدا کے فضل سے جنت میں جائے گا وَاِنْ زَنٰى وَاِنْ سَرَقَ ہم جو رسول پاک کے ادنیٰ خادم بلکہ خاکپا ہیں تحدی کے ساتھ اور حتمیت کے رنگ میں تو ہرگز کچھ نہیں کہہ سکتے مگر اس نور کی وجہ سے جو اسلام اور احمدیت نے ہمارے دلوں میں پیدا کیا ہے امید رکھتے ہیں کہ اس زمانہ میں جو مسلمان حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام پر ایمان لا کر سچے دل سے خدا کی عبادت کرتا اور الٰہی سلسلے میں داخل ہو کر اسلام کی اعانت کے لئے باقاعدہ مالی خدمت بجا لاتا ہے وہ اپنی بشری کمزوریوں کے باوجود خدا کے فضل سے جنت میں جائے گا بشرطیکہ وہ اپنے دل میں کسی قسم کے نفاق کی موئی نہ رکھتا ہو۔ وَذٰلِكَ ظَنُّنَا بِاللّٰهِ وَقَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى اَنَا عِنْدَ ظَنِّ عَبْدِيْ بِيْ۔

اس وقت جماعت بہت سے بوجھوں کے نیچے ہے ایک طرف کئی پرانے قرضے اس کے سر پر ہیں۔ اور دوسری طرف اسلام کی خدمت اور اشاعت کے لئے کئی نئے اخراجات اسے درپیش ہیں۔ پس اس وقت دوستوں کو خاص توجہ اور خاص ہمت اور خاص ولولہ کے ساتھ کام کرنے کی ضرورت ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے کیا خوب فرمایا ہے کہ:۔

> بکوشید اے جواناں تا بدیں قوت شود پیدا
> بہار و رونق اندر روضۂ ملت شود پیدا

جہاں تک میں سمجھتا ہوں اگر جماعت کے دوست عموماً اور امراء اور صدر صاحبان خصوصاً ذیل کی تجویزوں پر پوری پوری توجہ کے ساتھ عمل کریں تو انشاء اللہ بہت عمدہ نتائج پیدا ہو سکتے ہیں:۔

(۱) ناظر بیت المال کے ساتھ پورا پورا تعاون کریں اور ان کی تحریکوں کو دلی توجہ کے ساتھ سنیں اور ان پر عمل کریں۔ اور مقامی حالات کی وجہ سے کسی بات میں اختلاف رائے ہو۔ تو مناسب طریق پر پیش کر کے فیصلہ کرا لیں۔

(۲) مقامی جماعتوں کے کارکن اپنی اپنی جگہ اس بات کا تفصیلی جائزہ لیں کہ کیا ان کے حلقہ میں کوئی احمدی ایسا تو نہیں ہے جو حسب ہدایت [illegible] باقاعدہ چندہ ادا نہ کرتا ہو۔ یعنی اگر وہ موصی ہے تو اپنی وصیت کے مطابق چندہ نہ دے رہا ہو۔ اور غیر موصی ہے تو مقررہ ریٹ کے مطابق چندہ عام ادا نہ کر رہا ہو۔ اگر جماعت میں کوئی نادہندہ ہو یا وہ چندہ تو دیتا ہو۔ مگر مقررہ شرح کے مطابق نہ دیتا ہو۔ تو اسے ہر رنگ میں اور پوری کوشش کے ساتھ پورا چندہ یا پورا حصہ وصیت ادا کرنے پر آمادہ کیا جائے اور اس کوشش کو یہاں تک کامیاب بنایا جائے۔ کہ جماعت میں کوئی فرد نادہندہ نہ رہے۔ احمدی ہو کر چندہ میں نادہندہ ہونا ایسا ہے کہ گویا کسی کا آدھا دھڑ مارا ہوا ہو۔

(۳) تجارت پیشہ اور زمیندار اصحاب اور صناعوں اور دیگر پیشہ ور لوگوں کے چندوں کی خاص نگرانی کی جائے۔ کہ وہ اپنی آمد کے مطابق صحیح صحیح چندہ ادا کرتے ہیں یا نہیں۔ چندہ کے معاملہ میں زیادہ خرابی اسی حصہ میں واقع ہوتی ہے۔ بعض لوگ اپنی آمد بتانے سے گریز کرتے ہیں سو ایسے لوگوں کو سمجھایا جائے۔ کہ آپ لوگ بیعت کرتے ہوئے اقرار کر چکے ہیں کہ "میں دین کو دنیا پر مقدم کروں گا"

---

"۔۔۔ اپنے قبضہ میں کروں بلکہ تمام شائقین کیلئے ایک انجمن کے حوالے اپنا مال کرو گے اور بہشتی زندگی پاؤ گے بہتیرے ایسے ہیں کہ وہ اس دنیا میں محبت کر کے میرے حکم کو ٹال دینگے مگر بہت جلد دنیا سے جدا کئے جائینگے تب آخری دَم کہینگے هٰذَا مَا وَعَدَ الرَّحْمٰنُ وَصَدَقَ الْمُرْسَلُوْنَ والسلام علی من اتبع الھدیٰ۔"

(الوصیت صفحہ ۲۳ تا ۲۴)

ناظرین کرام! ہم بغیر کسی تشریح کے بہشتی مقبرہ کے مقام کی غرض۔ اس میں دفن ہونے والوں کیلئے وعید اور بالکنو وصیت کرنے سے متعلق حضرت اقدس کے حکم کو حضور کے الفاظ میں ہی آپ کے سامنے رکھ دیا ہے اور آپ سے التماس کرتے ہیں کہ اگر پہلے آپ کو یکجائی رنگ میں بہشتی مقبرہ میں دفن ہونیکی برکات کا علم نہیں تھا تو اب فوراً وصیت کر کے ان برکات کو حاصل کر کے اول درجہ کے مخلصین میں شامل ہو کر ابدی زندگی حاصل کریں برکات اللہ معکم۔ آمین یا رب العالمین۔

اس لئے آپ کا یہ سودا خدا کے ساتھ ہے اور خدا کے ساتھ سودا کر کے دھوکا کرنے والا کبھی کامیاب اور بامراد نہیں ہوتا

(۴) جو سنئے دوست جماعت میں داخل ہوتے ہیں انہیں شروع سے ہی چندوں کا عادی بنایا جائے۔ یہ پالیسی درست نہیں ہے کہ سنئے لوگوں کے ساتھ چندوں کے معاملہ میں نرمی کرنی چاہیئے۔ جو لوگ ایک دفعہ غفلت کے عادی ہو جائیں وہ پھر الا ماشاء اللہ ہمیشہ رعایت کے ہی طالب رہتے ہیں۔ پس نئے دوستوں کو شروع میں ہی چندوں کا فلسفہ سمجھا کر اور مناسب رنگ میں تحریک کرکے چندوں کا عادی بنانا چاہیئے

(۵) عورتوں سے بھی باقاعدہ چندہ وصول کیا جائے یہ خیال درست نہیں ہے کہ چونکہ عورتوں کی آمدنی خاوندوں کی طرف سے آتی ہے اور خاوند اپنی آمدنی پر چندہ پہلے ہی دیدیتے ہیں۔ اس لئے عورتوں پر چندہ واجب نہیں۔ خدا کے سامنے ہر شخص اپنا جداگانہ حساب رکھتا ہے۔ اور ہر شخص کو اپنی اپنی قبر میں جانا ہے۔ پس ہر شخص خواہ وہ مرد ہو یا عورت ہو خدمت دین میں بذات خود حصہ لینا چاہیئے۔ جہاں عورتوں کو ان کے خاوندوں کی طرف سے جیب خرچ ملتا ہے وہاں وہ اس جیب خرچ میں سے چندہ دیں (جیسا کہ وہ ذاتی وصیت کی صورت میں چندہ وصیت دیتی ہیں) اور جن عورتوں کو کوئی معین جیب خرچ نہیں ملتا وہ اپنے ذاتی خرچ کا اندازہ کرکے چندہ دے دیا کریں۔ بلکہ حق یہ ہے کہ تربیتی نقطۂ نگاہ سے عورتوں میں خدمت دین کا براہِ راست جذبہ پیدا کرنا مردوں کی نسبت بھی زیادہ ضروری ہے کیونکہ ان کی گودوں میں قوم کے "نونہال پلتے" ہیں۔ اگر وہ دیندار اور خادمِ دین ہوں گی تو لازماً ان کی اولاد پر بھی ان کی اس نیکی کا اثر ہوگا بچپن میں اولاد پر ماں کا اثر باپ کی نسبت یقیناً زیادہ ہوتا ہے۔

چوتھا اور سب سے زیادہ پختہ ذریعہ چندوں کی ترقی کا جماعت کی تربیت ہے اب جماعت پر وہ زمانہ ہے کہ جب براہِ راست بیعت کرنے والے احمدیوں کے مقابل پر نسلی احمدیوں کی تعداد بڑھ رہی ہے اور ظاہر ہے کہ نسلی بیعت میں بالعموم وہ طاقت نہیں ہوتی جو ایسی بیعت میں ہوتی ہے جو خود سوچ سمجھ کر علی وجہ البصیرت کی جائے براہِ راست بیعت اپنے درخت کا حکم رکھتی ہے۔ ... ذریعہ تیار ہوتا ہے۔ لیکن نسلی احمدی درخت نئے حکم میں ہے۔ اور ہر شخص جانتا ہے کہ کس طرح پیوند کے ذریعہ تیار کیا ہوا پودا اصل درخت کی صفات کا وارث ہوتا ہے۔ اس طرح تخم سے تیار کیا ہوا پودا نہیں پاتا۔ پس جب تک ہم اپنے بچوں اور اپنے نوجوانوں میں پیوندی پودے والا رنگ پیدا نہیں کریں گے اور ان کے دلوں میں ایمان کی براہِ راست چنگاری روشن نہیں ہوگی یہ حقیقت الا ماشاء اللہ ہمیشہ جماعت کی کمزوری کا موجب رہے گی۔ اس لئے جہاں اور سکیموں کی طرف توجہ دی جائے وہاں نظارت تعلیم و تربیت کے تعاون سے جماعت کی تربیت اور خصوصاً نئی نسل کی تربیت کی طرف بھی خاص توجہ ہونی چاہیئے۔ انفرادی اور اجتماعی تربیت قومی ترقی کا سب سے بڑا ستون ہے۔ بلکہ اگر اسے قومی زندگی میں ریڑھ کی ہڈی سے تعبیر کیا جائے تو بے جا نہیں ہوگا۔ اور تربیت کی ترقی کے نتیجہ میں لازماً چندوں میں بھی ترقی ہوگی۔ کیونکہ تربیت ہی وہ چیز ہے جس سے قومی فرائض کا احساس اور قربانی کا جذبہ پیدا ہوتا ہے اللہ تعالیٰ ہم سب کا حافظ و ناصر ہو۔ اور ہمارے دلوں میں دین کی محبت پیدا کرے۔ اور ہمیں صحیح معنوں میں خادمِ دین بنائے۔ آمین۔

وآخر دعوانا ان الحمد
للّٰہ رب العالمین

خاکسار
مرزا بشیر احمد ربوہ ۴ مئی ۱۹۵۵ء

---

احباب کرام نے حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ کا منذکرہ بالا مضمون پڑھ لیا ہے اب ذیل میں حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد درج کیا جاتا ہے جو چندہ جات کی باقاعدہ اور بروقت ادائیگی کی اہمیت کے علاوہ ہر احمدی کے لئے اس کو اس کی غفلت اور سستی سے بیدار کرنے کے لئے کافی ہے۔

"یاد رکھو مجھے روپیہ کی ضرورت نہیں ہے اپنے لئے تم سے کچھ نہیں مانگتا میں خدا کے لئے اس کے دین کی اشاعت کے لئے تم سے مانگ رہا ہوں اگر تم چندے میں حصہ نہیں لو گے تو خدا خود اپنے دین کی ترقی کا سامان کرے گا مگر میں اس سے ڈرتا ہوں کہ تم دین کی ترقی میں حصہ نہ لے کر گنہگار نہ ہو۔ پس میں تمہیں نصیحت کرتا ہوں کہ تم اس موقعہ کو غنیمت سمجھو اور خدمتِ اسلام کے لئے اپنے مالوں کو قربان کردو۔ جو شخص تکلیف اٹھا کر اس خدمت میں حصہ لے گا میں اس کو بتا دینا چاہتا ہوں کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام یہ دعا کر چکے ہیں کہ اے خدا جو شخص تیرے دین کی خدمت میں حصہ لے تو اس پر اپنے فضلوں کی بارش نازل فرما اور آفات و مصائب سے اسے محفوظ رکھ پس وہ شخص جو اس میں حصہ لے گا اسے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی دعا سے حصہ ملے گا اور پھر میری دعاؤں میں بھی حصہ دار ہوگا .... جو لوگ زیادہ حصہ لے سکتے ہیں انہیں میں کہتا ہوں کہ میری حد بندیوں کو نہ دیکھو خدا تعالیٰ کے پاس غیر محدود ثواب ہیں اگر تم زیادہ قربانی کروگے تو زیادہ ثواب کے مستحق بنوگے!

(الفضل مورخہ ۱۷)

نیز فرمایا:-

"یاد رکھنا چاہیئے بجٹ کو پورا کرنا مجھ پر احسان نہیں نہ سلسلہ پر احسان ہے نہ خدا پر احسان ہے جو خدا کے دین کی خدمت کے لئے کچھ دیتا ہے وہ خدا تعالیٰ سے سودا کر رہا ہے اور اس سودے کو پورا نہ کرنے کی وجہ سے خدا کے نزدیک جوابدہ ہے اور جس قدر کمی رہتی ہے وہ اس کے نام لکھا یا ہے اگر وہ اس دنیا میں ادا نہیں کرتا تو جب خدا کے سامنے پیش ہوگا خدا تعالیٰ فرمائے گا جاؤ جہنم میں لقایا ادا کرکے آؤ!"

احمدیت کا آفتابِ عالم میں غلبہ پانا اللہ تعالیٰ نے بہر حال مقدر کر رکھا ہے لیکن اگر ہم اپنی طرف سے زیادہ سے زیادہ اس میں حصہ لیں گے تو گویا مفت میں ثواب حاصل کریں گے جیسا کہ حضرت مسیح موعود نے فرمایا ہے

بہ بست ایں اجر نصرت را دہندت اے اخی ورنہ
قضائے آسمان است ایں بہر حالت شود پیدا

ناظر بیت المال قادیان

# قادیان میں یوم حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تقریب پر جلسہ

(بقیہ صفحہ اول)

## حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا عشق خدا اور رسولؐ سے

کے عنوان پر تقریر کی۔ جس میں بیان کیا کہ کس طرح حضور علیہ السلام اوائل ایام سے اللہ تعالیٰ کی یاد میں مستغرق رہتے تھے۔ اور باوجود اپنے والد صاحب کے بار بار فرمانے پر دنیاوی مشاغل سے کنارہ کش ہو کر اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے دین یعنی اسلام کی کس مپرسی کی حالت کو دیکھ کر اس کی خدمت کے لئے کوشاں رہتے تھے

## حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے کارنامے

اس کے بعد چوہدری سعید احمد صاحب حنیف بی اے نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے کارناموں کے موضوع پر ایک مختصر تقریر کی جس میں بتایا کہ حضور کی بعثت سے قبل اللہ تعالیٰ کی ذات دنیا سے مخفی ہو چکی تھی جسے حضور نے اللہ تعالیٰ کی طرف سے دیئے گئے معجزات و نشانات کے ذریعہ دنیا کے سامنے پیش فرمایا اور ایک فعال جماعت قائم کر دی جو دین کیلئے ہر قسم کی قربانیاں پیش کرکے دن دوگنی اور رات چوگنی ترقی کر رہی ہے۔ آپ کے بعد محترم مکرم حکیم خلیل احمد صاحب مونگھیری ناظر تعلیم و تربیت نے

## حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ذریعہ مذہبی دنیا میں انقلاب

کے موضوع پر ایک پُرجوش اور پُر مغز تقریر فرمائی۔ ابتداء میں آپ نے بیان فرمایا کہ مذہب کی بنیاد چار باتوں یعنی ذات الٰہی اس کی طرف سے مبعوث کردہ رسول۔ کتاب۔ اور اس کے عملی اثر پر موقوف ہے ان کی تشریح میں آپ نے بیان کیا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے قبل خدا تعالیٰ کی ذات پر محض رسمی ایمان باقی رہ گیا تھا۔ مگر حضور علیہ السلام نے زندہ خدا پر زندہ ایمان دنیا میں قائم کرتے ہوئے اس کے چمکدار نشانات دنیا کے سامنے پیش فرمائے۔ اسی طرح مسلمان صرف قرآن مجید میں بیان فرمودہ رسولوں اور انبیاء کی صداقت کے قائل تھے مگر حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے آیت الا من امۃ الا خلا فیہا نذیر کے ماتحت دنیا میں ایسا انقلاب برپا کیا کہ جس کے ذریعہ تمام قوموں اور ملکوں میں آنے والے انبیاء کی صداقت ثابت ہوگئی اور ایک بین الاقوامی اتحاد اور یگانگت کی بنیاد قائم ہو گئی۔ تقریر جاری رکھتے ہوئے فاضل مقرر نے مسلمانوں کے ایمان بالقرآن کا ذکر فرمایا کہ وہ محض رسمی اور سطحی حد تک تھا مگر حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے تفسیر قرآن کا ایک نیا باب کھول دیا۔ اور اس کے ذریعہ درس القرآن کے چشمے ہر جگہ جاری فرمائے۔ اور آج نہ صرف یہ کہ احمدیہ جماعت میں مختلف مقامات پر یہ سلسلہ جاری ہے بلکہ غیر احمدی احباب بھی اس کو اپنانے پر مجبور ہوئے۔ تقریر کے اختتام پر آپ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی قائم کردہ فعال جماعت احمدیہ کا ذکر کیا جو دن دوگنی اور رات چوگنی ترقی کرتی چلی جا رہی ہے

مکرم حکیم صاحب موصوف کے بعد محترم سید عبدالحی صاحب ہیڈ ماسٹر مدرسہ تعلیم الاسلام قادیان نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور توحید کے موضوع پر مختصر تقریر فرمائی اور آخر میں صاحب صدر نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بعثت کے اغراض بیان فرما کر سامعین کو ان کی ذمہ داریوں کی طرف توجہ دلائی۔ بالآخر پر سوز لمبی اجتماعی دعا کے بعد یہ مبارک تقریب بارہ بجے دوپہر اختتام پذیر ہوئی۔ مستورات بھی پردہ کی رعایت سے جلسہ میں شامل ہو کر مستفید ہوئیں۔

منارۃ المسیح پر روشنی۔ اس مبارک تقریب کی خوشی

# مشرقی افریقہ میں اسلام کا روشن مستقبل

## احمدی مبلغین کی ٹھوس اسلامی خدمات اور بے توفیق علماء کا غلط پروپیگنڈا

از مکرم حکیم محمد ابراہیم صاحب فاضل ایڈیٹر وائس آف اسلام مبلغ مشرقی افریقہ

نیروبی (مشرقی افریقہ) کے ایک صاحب عبدالرحمٰن بزمی نامی کی طرف سے ایک مضمون "مشرقی افریقہ میں اسلام کا مستقبل" کے بعض اخبارات میں شائع ہونے کی اطلاع ملی ہے۔ ہر شخص کو حق حاصل ہے کہ جو چاہے لکھے مگر دیانتداری کا تقاضا ہے کہ جو کچھ لکھے اور بیان کرے صحیح اور واقعات کے مطابق ہو۔ ہمیں افسوس ہے کہ بزمی صاحب نے اس موضوع پر کچھ لکھا بھی اور اس میں احمدی مبلغین کی سرزمین افریقہ میں تبلیغی جدوجہد کا ذکر بھی کیا لیکن جس طور پر انہوں نے ان مجاہدین کی قابل ستائش مساعی کو استخفاف کے رنگ میں پیش کیا ہے وہ حد درجہ ناانصافی اور ناقدرشناسی اور معاندانہ ذہنیت کا آئینہ دار ہے۔ حالانکہ انہیں مجاہدین کی شب و روز محنت اور والہانہ اسلامی خدمات کا نتیجہ ہے کہ اس علاقہ میں عیسائیت کے مقابل پر اسلام کو ایک فتح نمایاں حاصل ہو رہی ہے۔ اور اس میدان میں عیسائی دنیا اپنی شکست کا خود اعتراف کر رہی ہے۔

چونکہ خاکسار کو بھی براعظم افریقہ میں مسلسل ۱۳ سال تبلیغ اسلام کا فریضہ ادا کرنے کا موقعہ ملا ہے اور مجھے بزمی صاحب سے ذاتی تعارف بھی حاصل ہے اسلئے ذیل کی چند سطور میں بزمی صاحب کی شخصیت اور واقعات کے آئینہ میں موصوف کے مضمون کا کسی قدر جائزہ پیش کیا جاتا ہے

بزمی صاحب مشرقی افریقہ کے جغرافیائی اور سیاسی حالات وغیرہ کا تفصیل سے ذکر کرنے کے بعد قبل اس کے کہ احمدی مبلغین کی قابل قدر مساعی پر پردہ ڈالنے کی سعی لاحاصل کریں محض تصرف الٰہی کے ماتحت انہیں کی قلم سے اپنے علماء کی حقیقت جن الفاظ میں بیان ہوئی وہ خاص طور پر قابل غور ہیں۔ جناب بزمی صاحب "اسلام کے لئے روشن امکانات" کے ضمنی عنوان کے ماتحت لکھتے ہیں:۔

"بایں ہمہ ایک پیشین گوئی آج بھی بڑے وثوق کے ساتھ کی جا سکتی ہے اور وہ یہ ہے کہ اس ملک میں اسلام کے روشن مستقبل کے امکانات! اس ملک کا ماحول اسلام کے لئے اجنبی نہیں بڑا سازگار ہے اسلام کو یہاں فروغ دینے کے لئے ضروری ہے کہ ان ممالک کے مسلمان اشاعت

—— (۱) ——

دین کے صحیح طریق کار کے تحت اسلام کی تبلیغ کا کام شروع کریں اس جدوجہد کے لئے جن صلاحیتوں کے علماء اور مبلغین کی ضرورت ہے۔ بدقسمتی سے ان کا یہاں قحط ہے ___ پاکستان و ہندوستان سے بعض مشہور دینی مقررین اس ملک کے تبلیغی دوروں پر آتے رہے ہیں۔ لیکن وہ ایشیائی مسلمانوں ہی کے حلقوں میں اپنا اپنا جوہر خطابت دکھا کر اور جیبوں سے اپنی جیبیں پُر کر کے الا ماشاء اللہ یہاں سے لوٹ جاتے رہے ہیں۔"

(دعوت دہلی ۲/۶۱ ص۲)

دیکھئے اس کے بعد اسی بے توفیق طبقہ مولویاں کا ایک فرد کس طرح احمدی جماعت کے منہ آتا ہے چنانچہ اسلام کی تمام تر اعلیٰ تعلیمات کو پس پشت ڈال کر تنابزوا بالالقاب کی راہ اختیار کرتے ہوئے مضمون نگار نے "قادیانیت" کے ضمنی عنوان کے ماتحت کس طرح چاند پر تھوکنے کی کوشش کی ہے۔ مگر کہیں کہیں غیر شعوری طور پر اسی کے قلم سے سچی بات بھی بیان ہو جاتی ہے۔ بزمی صاحب لکھتے ہیں کہ:۔

"پنجابی قادیانیوں کا گروہ۔ جو معدودے چند افراد پر مشتمل ہے خاص تنظیم کے ساتھ اپنے کام میں لگا ہوا ہے قادیانیوں کی پرانی عادت ہے کہ دوسرے ملکوں میں اپنے کام کو بڑھا کر پیش کرتے ہیں۔ چنانچہ پچھلے دنوں پاکستانی پریس میں یہ خبریں نظر سے گزری تھیں کہ نیروبی میں قادیانیوں کا ایک کالج اور ایک روزنامہ جاری ہے یہ بالکل بے بنیاد خبریں ہیں۔ اس گروہ کا مشرقی افریقہ بھر میں پرائمری سکول تک بھی نہیں ہے۔ ان کا E. A.

*African Tims* کے مرعوب کن نام سے قادیانیوں کا ایک پندرہ روزہ پرچہ نیروبی سے شائع ہوتا ہے۔ اس پرچے کو محض پراپیگنڈے کی خاطر اخباری صورت دے دی گئی ہے ورنہ یہ ایک معمولی نیوز ہینڈ آؤٹ News Hand out سے زیادہ حیثیت نہیں رکھتا اس کے ڈیڑھ دو سو پرچے پاکستانی سفارت خانہ خرید لیتا ہے اور باقی مفت تقسیم ہو کر ردی میں استعمال ہوتے ہیں۔ البتہ قادیانی گروہ نے سواحیلی ترجمہ قرآن کے نام سے اپنے عقائد کی ایک کتاب شائع کر رکھی ہے۔ اور متعدد قادیانی مشنری سواحیلی زبان سیکھ کر اپنے عقائد کی نشر و اشاعت کر رہے ہیں۔"

(دعوت دہلی ۲/۶۱ ۲۲ ص۳)

### بزمی صاحب کی شخصیت

مسٹر بزمی صاحب نہ تو کسی اخبار کے ایڈیٹر ہیں بلکہ ایڈیٹر ہونا تو درکنار کسی اخبار کے نمائندہ یا نامہ نگار بھی نہیں اور گریجوایٹ ہونا تو درکنار کسی یونیورسٹی کے یا کالج کے پروفیسروں سے کبھی واسطہ نہ پڑا ہوگا۔ نہ تو وہ خود کسی خوبی کے مالک ہیں اور نہ ہی ان میں روحانی کشش ہے بلکہ ان کا اپنا اپنی جماعت میں یہ حال ہے کہ حمایت اسلام نیروبی نے بھی انہیں اپنی جماعت سے خارج کر دیا تھا۔ چونکہ جماعت احمدیہ کی ترقی کو دیکھ کر کینہ و حسد کی بیماری انہیں آگ کی طرح کھا رہی ہے۔ جس کی وجہ سے وہ اندر ہی اندر جلتے اور کڑھتے رہتے ہیں۔ خود بزمی صاحب معترف ہیں کہ "قادیانیوں کا گروہ خاص تنظیم کے ساتھ اپنے کام میں لگا ہوا ہے"۔

### احمدیہ جماعت کا عظیم الشان تبلیغی کام

خدا تعالیٰ کے فضل سے جماعت احمدیہ کے تبلیغی کام کو تمام مشرقی افریقہ کیا یورپ و امریکہ تک تسلیم کر چکا ہے۔ اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام جن کسر صلیب کے لئے مبعوث ہوئے تھے

وہ گروہ تسلیم کر چکا ہے۔ کہ احمدیت کے مبلغین رات دن اس دُھن میں لگے ہوئے ہیں کہ عیسائیت کو کس طرح شکست دی جائے اور ہر جگہ اور ہر آن وہ عیسائیت کو پچھاڑ رہے ہیں ایسے بزمی صاحب جیسے کوتاہ قلم شخص بھی ہیں۔ جن کی قدرتی طور پر احمدیت کا نام سن کر ہی زبان بند ہو جاتی ہے۔ قرآن کریم انہی لوگوں کو "بُکْمٌ" کہتا ہے۔ (بزمی صاحب قدرتی طور پر بھی توتلے ہیں) خدا تعالیٰ کے فضل سے افریقہ میں ہمارے کالج سکول اور تربیتی درسگاہیں ہیں جہاں کہ سینکڑوں طلباء کو اسلام اور احمدیت کے رنگ میں رنگین کیا جاتا ہے۔ جن سے عیسائی اور مشرک لوگ بھی اسلام قبول کرنے کے بعد مذہبی ٹریننگ حاصل کرتے ہیں

پاکستان میں جو خبریں شائع ہوتی رہیں۔ ان میں تمام افریقہ کو مدنظر رکھ کر یہ مضامین شائع کئے گئے ہیں۔ کہ احمدی مشرق و مغرب میں تبلیغ کر رہے ہیں۔ اور عیسائیت شکست کھا رہی ہے۔

### مشرقی افریقہ میں احمدی اخبارات

صرف مشرقی افریقہ میں ہمارے خدا تعالیٰ کے فضل سے ایک نہیں دو نہیں بلکہ تین اخبارات ہیں۔ جو کہ تینوں مختلف زبانوں میں شائع ہوتے ہیں

(۱) MPENZI-YA-MUNGU

"مپنزی یا منگو" مشرقی افریقہ کی سواحیلی زبان میں ہمارا اخبار ہے۔ مشرقی افریقہ کے علاوہ سواحیلی زبان بلجیم کانگو روڈیشیا نیاسالینڈ میں بولی اور پڑھی جاتی ہے۔ تمام ملکوں میں ہمارا یہ اخبار جاتا ہے اور تمام ملک کے بڑے بڑے شہروں میں اس اخبار کے ایجنٹ مقرر ہیں۔ وہاں کی بڑی بڑی فرموں کے اس میں اشتہارات شائع ہوتے ہیں۔ سارے ملکوں میں عیسائی۔ مسلمان۔ افریقن کثرت سے خریدار ہیں۔ افریقنوں میں خاص طور پر یہ اخبار مقبولیت حاصل کر چکا ہے۔ آئے دن بڑے بڑے مسلمان لیڈروں کے خطوط شائع ہوتے رہتے ہیں۔ کہ یہ اخبار افریقنوں کی عام بہبودی اور خاص کر مسلمانوں کے لئے بہت مفید ہے۔ یہ اخبار ۲۳ سال سے جاری ہے۔

(۲) E. A. Times انگریزی اخبار ہے جو کہ تمام بڑے بڑے سرکاری عہدے داروں، گورنروں، سیکرٹریوں پارلیمنٹ کے ممبروں اور کالجوں کے پروفیسروں اور طلباء میں مقبولیت حاصل کر رہا ہے۔ اس میں بھی بڑی بڑی کمپنیوں کے اشتہارات ہوتے ہیں جن کے لئے معقول معاوضہ ادا کیا جاتا ہے۔ مشرقی افریقہ کے مغرب سے مشرق تک انگریزی دان طبقہ اسے خریدتا اور پڑھتا ہے۔ اس کے

خریدار ایشین یورپین اور افریقن انگریزی داں ہیں تمام کے تمام اعلےٰ طبقہ میں سند قبول حاصل کر چکا ہے۔

(۳) چونکہ یوگنڈا کے افریقن میں اسلام اُبھر رہا ہے۔ وہ اپنی زبان کو ہی ترجیح دیتے ہیں چنانچہ سب سے زیادہ اخبار لوکل زبان یوگنڈا میں ہیں جن میں سے سوائے ایک کے سب کے سب عیسائیوں کے قبضہ میں ہیں اور وہ ہمارا اخبار ہے جو اُن کی اپنی زبان یوگنڈا میں "VOICE OF ISLAM" وائس آف اسلام ہے یہ اخبار یوگنڈا کے تمام مسلمان افریقن کا واحد نمائندہ ہے۔ اور تمام پبلک اور گورنمنٹ تقریبات پر اس کے نمائندہ کو خاص طور پر مدعو کیا جاتا ہے۔ یہ اخبار بھی جماعت احمدیہ کا اخبار ہے۔ وائس آف اسلام میں بھی بڑی بڑی فرموں کے اشتہارات شائع ہوتے ہیں اور معقول رقوم اشتہارات کے لئے چارج کی جاتی ہیں۔ یوگنڈا کے افریقن اپنی زبان کو ہی ترجیح دیتے ہیں اس لئے یہ اخبار اپنے علاقہ میں بہت مقبول ہے۔ کالجوں اور سکولوں کے اساتذہ اور طلباء کے علاوہ گورنمنٹ کے سرکاری عہدیداروں میں بھی نہایت مقبول ہے۔

## احمدی اخبارات کی مقبولیت

چنانچہ افریقن وزراء سیکرٹریاں اور چیفوں تک مقبول ہے۔ بلکہ وہاں کے شاہی خاندان کے افراد جو اکثر عیسائی ہیں بھی پڑھتے ہیں۔

(۱)

یوگنڈا کے بادشاہ کے بڑے بھائی شہزادہ جی ڈبلیو موانڈہ Prince G. W Mwanda کے ایک خط کا خلاصہ درج ذیل ہے جو کہ اگست ۱۹۶۱ء میں شائع ہو چکا ہے۔ ۔۔۔ آپ لکھتے ہیں:۔

"مجھے یہ دیکھ کر کہ وائس آف اسلام VOICE OF ISLAM ہمارے ملک میں شائع ہو رہا ہے بہت خوشی ہوئی یہ اخبار تمام لوگوں کے لئے رحمت کا موجب ہے جو کہ نبی محمدؐ (صلی اللہ) کی صداقت آپ کی تعلیم اور آپ کے اعلےٰ اخلاق کی اشاعت کا موجب ہو رہا ہے"۔

دستخط جی ڈبلیو موانڈہ
شہزادہ

(۲)

اسی طرح مسٹر ہارون Simyano سمیانو جو کہ ملکہ یوگنڈا کے زیر اہتمام کالج Nalagereka Lubiri College Kampala میں مسلم سٹوڈنٹس یونین کے پریذیڈنٹ ہیں۔ اپنے خط میں لکھتے ہیں:۔

"آپ کے اخبار VOICE OF ISLAM کو پڑھ کر بہت خوشی ہوتی ہے۔ اور اس علاقہ میں جہاں مسلمانوں کا کوئی اخبار نہیں۔ جبکہ عیسائیوں کے اخبارات اور لٹریچر کی بھرمار ہے آپ کا اخبار ہمارے لئے زندگی کا موجب ہو رہا ہے آپ کے لئے دل سے دعائیں نکلتی ہیں۔ آپ کو اللہ تعالےٰ لمبی زندگی عطا فرمائے تاکہ ہم آپ کے اخبار سے زیادہ سے زیادہ مستفید ہو سکیں یہ اخبار میں اپنے ساتھی عیسائی طلباء کو بھی دیتا ہوں وہ بھی اسے بہت دلچسپی سے پڑھتے ہیں اور ان میں سے بعض اسلام میں دلچسپی لینے لگ گئے ہیں۔ بہت بہت شکریہ"۔

دستخط
Horoon Simyano
Nalagereka
Lubiri College

— ✧ — ✧ —

یہ کالج بادشاہ یوگنڈا کے محل کے ایک حصہ میں ہے۔ جس کے تمام اساتذہ اور عملہ عیسائی ہیں۔ ملکہ یوگنڈا خود اپنی نگرانی میں اس کو چلا رہی ہیں۔ اور طلباء اور اسٹاف میں مذہبی آزادی ہے۔ اور مسلمان طلباء ہر طرح سے اپنی مذہبی رسوم اور دیگر ہر طرح کی مذہبی تقریبات میں آزاد ہیں۔

(۳)

اسی طرح Bnodo College بوڈو کالج جو کہ گورنمنٹ کالج ہے۔ جسے چیف کالج کہا جاتا ہے۔ وہاں کی مسلم یونین کے سیکرٹری مسٹر Y. K. MPAGI نے ہمارے اخبار وائس آف اسلام کو ایک مبسوط خط لکھا جس کے ایک حصہ کا خلاصہ درج ذیل ہے۔ اس خط میں عام مسلمانوں کی سستیوں کا ذکر کرنے کے بعد وائس آف اسلام اخبار پر ہمیں بہت بہت مبارکباد دی ہے۔ اور لکھتے ہیں کہ یہاں عرصہ دراز سے مسلمانوں کا کوئی اخبار نہیں۔ آپ نے بر وقت اس ضرورت کو پورا کر دیا ہے دوسرے تمام اخبارات عیسائی ہیں جو کہ عیسائیت کا خوب پراپیگنڈا کرتے ہیں۔ مجھے آپ کا اخبار پڑھنے سے زندگی آ گئی ہے۔ اللہ تعالےٰ آپ کے اخبار میں زیادہ برکت دے اور یہ اخبار تمام اہل یوگنڈا کی رہنمائی کا موجب ہو۔ میں ہوں آپ کا اخبار پڑھنے والا۔

دستخط
Y. K. MPAGI Bnodo
College Kampala

یوگنڈی زبان میں پہلے پارہ کا ترجمہ بھی عربی متن میں چھپ کر شائع ہو چکا ہے۔ جو کہ بہت ہی مقبول ہوا ہے افریقن مسلم لیڈروں کے خطوط ہمارے پاس موجود ہیں جن میں انہوں نے جماعت احمدیہ کی کوششوں کو بہت سراہا ہے۔ فالحمدللہ۔

— ✧ — ✧ —

اسی طرح دیگر ایسے کثرت سے خطوط ملتے رہتے ہیں جن میں احمدی مبلغین کے کارناموں کا ذکر ہوتا رہتا ہے۔ فی الحال انہیں پر اکتفا کرتا ہوں۔ چونکہ اصل خطوط لوکل زبان میں ہیں اس لئے ترجمہ کر دیا گیا ہے جو کہ اصل اخبار میں شائع ہو چکے ہیں۔

(۴)

ان رجسٹرڈ اخبارات کے علاوہ ہمارے احمدیوں کی جماعتی تربیت کے الگ News Bulitan نیوز بلیٹن ہیں۔ ایک اردو میں اخبار احمدیہ کے نام سے ہے۔ جو کہ اردو دان احمدیوں کی تربیت کے لئے ہے۔

(۵)

اسی طرح ایک نیوز بلیٹن سواحیلی میں الگ ہے۔ جو کہ سواحیلی جاننے والے افریقن احمدیوں کے لئے ہے جس کا نام Hal-ari za Ahmedia ہے۔

## افریقہ کی لوکل زبانوں میں اسلامی لٹریچر

ہر سال ہر سہ زبانوں یعنی انگریزی۔ سواحیلی۔ یوگنڈی کے علاوہ وہاں کی بعض دوسری زبانوں مثلاً لوؤ جو کہ کسموں کے افریقن کی زبان ہے اسی طرح کیکویو جو کہ کینیا کے افریقن کی زبان ہے میں ہزارہا ہینڈبل۔ کتابچے اور اشتہارات شائع کر کے اسلام کی فضائل کو پیش کیا جاتا ہے اور عیسائیت کی تردید کی جاتی ہے۔ جس طرح انسانی جسم کے لئے خون کا ہونا ضروری ہے۔ اسی طرح جماعتی ترقی کے لئے پریس اور اخبارات کا ہونا ضروری ہے۔

اب ان اخبارات کو دیکھ کر بزمی صاحب اپنے کھسیانے پن کا ثبوت نہ دیں تو اور کیا کریں۔ کیونکہ ان کے اپنے پاس تو ایسی کوئی تنظیم ہے ہی نہیں۔ سوائے احمدیت کی ترقی کو دیکھ کر جلنے اور کڑھنے کے اور اس میں بزمی صاحب کی بزم کے احباب کمی نہیں کر رہے۔ فزادھم اللہ مرضا۔

**بزمی صاحب کا جھوٹ** | بزمی صاحب کا یہ لکھنا کہ پاکستانی سفارت خانہ ایسٹ افریقن ٹائمز کی چند کاپیاں خریدتا ہے صریح جھوٹ ہے۔ پاکستانی سفارت خانہ کا اپنا اخبار Pak news الگ شائع ہوتا ہے

## سواحیلی ترجمۃ القرآن

بزمی صاحب لکھتے ہیں "قادیانی گروہ نے سواحیلی ترجمۃ القرآن کے نام سے اپنے عقائد کی کتاب شائع کر رکھی ہے"۔ کس قدر جھوٹ بولنے میں دیدہ دلیری ہے جس کی مثال ملنی مشکل ہے۔ چونکہ بزمی صاحب خود سواحیلی یوگنڈی کیا بلکہ عربی تک سے نابلد ہیں۔ وہ کیا جانیں کہ قرآن کریم کا ترجمہ کیا ہوتا ہے۔ انہوں نے یہ سمجھ لیا ہوگا کہ احمدیوں کے عقائد کی کتاب ہے بیشک احمدیوں کے عقائد سوائے قرآن کریم کے اور اسلام کے ہیں ہی نہیں اسلئے احمدیوں نے تو اپنے عقائد کی کتاب جو قرآن کریم ہے اس کا ترجمہ شائع کر دیا۔ اگر بزمی صاحب تعصب کی عینک اتار کر کم از کم قرآن کریم کا ترجمہ کیا ہوا اپنی آنکھوں سے دیکھ لیتے تو یہ نہ لکھتے۔ کیونکہ دس ہزار کاپی میں عربی کے تیس سیپارے عربی متن مع ترجمہ موجود ہیں سواحیلی ترجمہ ہر آیت قرآنی کے سامنے دیا گیا ہے۔ پھر حاشیہ میں مشکل آیات کی تفسیر بیان کی گئی ہے۔ اور جہاں بھی بعض عیسائی پادریوں نے اسلام پر یا حضرت محمد رسول اللہ صلعم کی ذات بابرکات پر اعتراضات کئے ہیں ان کے ہر طرح کے مسکت اور مدلل جواب دیئے گئے ہیں۔ سینکڑوں خطوط کانگو بیلجیم کانگو نیاسالینڈ۔ روڈیشیا۔ سمالی لینڈ۔ ساؤتھ افریقہ تک سے ہمارے پاس آتے رہتے ہیں۔ جن میں سے بعض اخبارات میں بھی شائع کر دئے گئے ہیں اس صورت میں بزمی صاحب کا یہ لکھنا چاند پر تھوکنے کے مترادف ہے (باقی)

---

## درخواست دعا

مکرم بشیر احمد خاں صاحب سیکرٹری تعلیم و تربیت و دعوت و تبلیغ چک امرپور کی کمار جہ صاحبہ امرتسر میں زیر علاج ہیں۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ موصوفہ کو جلد صحت کاملہ دے آمین۔ ناظر بیت المال قادیان

# جرمنی میں تبلیغِ اسلام

## جلسوں، ملاقاتوں اور لٹریچر کے ذریعہ تبلیغ۔ قرآن کریم کے ڈینش زبان میں ترجمہ کی تیاری

از مکرم مرزا یحییٰ فضیلی صاحب مبلغ جرمنی

خدا تعالیٰ کے فضل و کرم سے عرصہ زیر رپورٹ میں مشن ہائے جرمنی ڈنمارک حسب سابق تبلیغ اسلام میں مصروف رہے تبلیغی جلسوں، اشاعت و تقسیم لٹریچر، ذاتی ملاقاتوں اور قرآن کریم کے ڈینش ترجمہ کی تیاری و اشاعت کا کام خوش اسلوبی سے جاری رہا نو مسلم جرمنوں کی تعلیم عربی تدریس قرآن کریم نیز مسائل دینی سے واقفیت پیدا کرنے کے سلسلہ میں خاص طور سے کوشش کی جاتی رہی۔ بعض ملکی و غیر ملکی قابل قدر شخصیتوں سے ملاقات کر کے جماعت احمدیہ کی تبلیغ اسلام سے متعلق سرگرمیوں سے متعارف کروایا گیا۔ اس سلسلہ کی سب سے اہم شخصیت صدر پاکستان فیلڈ مارشل محمد ایوب خاں ہیں جرمنی و ڈنمارک کے اخبارات و رسائل میں اس دوران جماعت احمدیہ کی خدمتِ اسلام کے بارہ میں نہایت عمدہ تبصرہ جات شائع ہوئے۔ جن میں سے قابل ذکر مغربی جرمنی کی حکومت کے خاص بلیٹن میں جماعت احمدیہ کے جرمنی میں تبلیغی کام کی تفصیلی رپورٹ ہے جسے حکومت سوڈان کے سرکاری اخبار نے بھی من و عن شائع کیا۔ ان سرگرمیوں کی کسی قدر تفصیل درج ذیل کی جاتی ہے۔

### تقاریر

خدا تعالیٰ کے فضل و کرم سے ہمارے مشن کی تقاریب ایک اہم مقام حاصل کرتی جارہی ہیں۔ جس کا اندازہ اس امر سے ہو سکتا ہے کہ ہمارے مشن کی تقاریر کے موقعہ پر اس قدر لوگ جمع ہو جاتے ہیں کہ لیکچر روم کی وسعت ناکافی ثابت ہوتی ہے۔ حاضرین تقاریر کو پورے انہماک و اطمینان سے سنتے اور سوالات کے ذریعہ اسلام کے بارہ میں اپنی غلط معلومات کی تصحیح کے خواستگار ہوتے ہیں۔ اور یہ سلسلہ اس قدر لمبا چلتا ہے کہ بعض اوقات رات ڈھلنے لگتی ہے۔

نومبر کی اہم تقریر نورنبرگ کے بین الاقوامی ادارۂ محنت کی دعوت پر محترم چوہدری عبد اللطیف صاحب نے ان کے بین الاقوامی اجلاس میں کی۔ اس کا موضوع پاکستان اور اسلام تھا۔ آپ نے پاکستان اور اسلام کے باہمی تعلق کو واضح کیا۔ اس موقعہ پر اسلام کے بارہ میں لٹریچر تقسیم کیا گیا۔ حاضرین نے تقریر کو بے حد پسند کیا اور محترم چوہدری صاحب سے اس کی یادگار قائم رکھنے کے لئے ان کتابوں پر دستخط بھی لئے۔

نومبر کی دوسری تقریر برادرم نافرنکوسکی صاحب کی تھی۔ آپ جرمن نو مسلم ہیں اور حال ہی میں پاکستان و ہندوستان کے دورہ سے لوٹے ہیں۔ آپ ربوہ اور قادیان بھی تشریف لے گئے تھے اور حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی زیارت سے مشرف ہوئے۔ آپ نے جلسہ سالانہ ۱۹۵۹ء میں شرکت کی اور اپنے ہمراہ کئی ایک نہایت قیمتی سلائڈز لائے ہیں۔ اپنے دورہ کے حالات بیان کرتے ہوئے جماعت احمدیہ کے مراکز ربوہ و قادیان کے روحانی ماحول کی بے حد تعریف کی اور بتایا کہ کس طرح ان دونوں مقدس شہروں کے باشندے شب و روز خدمتِ اسلام میں مصروف ہیں۔ یہ لوگ اپنی زندگیوں کو اسلامی رنگ میں رنگین کرنے کے بعد دنیا بھر کو یہ روحانی مائدہ پیش کرنے کو تیار کھڑے ہوئے ہیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور آپ کے خلفاء کی تصاویر دکھاتے ہوئے آپ نے بتایا کہ یہ لوگ موجودہ وقت میں اسلام کے احیاء کا پیغام لے کر اٹھے ہیں اور خدائی نصرت نے ہر قدم پر ان کا ساتھ دیا ہے۔ اور آج دنیا کے کونے کونے میں سعید روحیں حلقہ بگوش اسلام ہو رہی ہیں۔ چنانچہ آپ نے جلسہ سالانہ کے روح پرور مناظر پیش کئے۔ اور اس جمِ غفیر کی طرف اشارہ کرتے ہوئے بتایا کہ نصف صدی قبل ایک گمنام شخص نے اعلان کیا کہ میرے خدا نے مجھے کہا ہے کہ لوگ دور دراز کا سفر کر کے راستوں کو پامال کرتے ہوئے تیرے دیار پر حاضر ہوں گے۔ اس وقت اس کے ساتھ چند آدمیوں کی جماعت بھی نہ تھی۔ اور آج ہزاروں ہزار شیدائی اس جلسہ میں شرکت کے لئے حاضر ہوتے ہیں۔ جو بجائے خود مقدس بانی سلسلہ احمدیہ کی سچائی کی دلیل ہے۔

اس موقعہ پر حاضرین کی تعداد غیر معمولی تھی اور انہوں نے پاکستان و ہندوستان کے علاوہ اسلام اور احمدیت کے بارہ میں بھی سوالات کئے جن کے شافی جوابات فاضل مقرر نے دیئے۔

تیسری تقریر جنوری میں محترم چوہدری عبد اللطیف صاحب نے اسلام اور بین الاقوامی تعلقات کے موضوع پر مسجد ہمبورگ میں کی۔ آپ نے اسلام کی ہمہ گیری کو پیش کرتے ہوئے بتایا کہ اسلام صرف افراد کا ذاتی مذہب ہی نہیں بلکہ وہ قوموں اور حکومتوں کے لئے بھی ایک لائحہ عمل پیش کرتا ہے جس کے تحت افراد کے حکومت سے اور حکومت کے افراد سے تعلقات کے علاوہ حکومتوں کے حکومتوں سے تعلقات کے بارے میں ایسے زریں اصول وضع کئے ہیں اور ان پر عمل پیرا ہونے کے نتیجہ میں دنیا ایک دائمی امن کا منہ دیکھ سکتی ہے جس کے لئے آج دنیا بھر کے لیڈر تگ و دو کر رہے ہیں۔ لیکن جب تک وہ ان اصول کو پوری طرح اپنا نہیں لیتے۔ اس وقت تک دنیا پر جنگ کا منحوس سایہ منڈلاتا رہے گا۔

سوالات کے وقفہ میں آپ نے نہایت شرح و بسط سے اس اعتراض کا جواب دیا کہ اسلام تلوار کے زور سے پھیلا ہے۔ آپ نے مشہور مستشرقین کے حوالوں سے بتایا کہ یہ لغو الزام دشمنانِ اسلام کے ذہنوں کی پیداوار ہے جس کی تائید تاریخ سے نہیں ہوتی۔ البتہ اگر یہ کہا جائے کہ اسلام کو تلوار کے زور سے مٹانے کی منظم کوشش عیسائیوں کی طرف سے کی گئی ہے۔ جیسا کہ سپین میں ہوا۔ تو چنداں غلط نہ ہوگا۔ حاضرین نے پوری کارروائی کو دلچسپی سے سنا اور اسلام پر کئے گئے اعتراضات کا جواب پا کر اطمینان کا اظہار کیا۔

محترم چوہدری صاحب کی صاحبزادی عزیزہ امۃ المجید نے دو دفعہ اپنے سکول کی طالبات کی مجلس میں اسلام اور پاکستان کے بارہ میں تقریریں کیں جن کے باعث طالبات میں اسلام سے ایک گونہ دلچسپی پیدا ہو گئی۔ اور انہوں نے سوالات کے ذریعہ مزید معلومات حاصل کیں۔ ان تقاریر کا خلاصہ ٹائپ کر کے طالبات میں تقسیم بھی کر دیا گیا۔ خدا تعالیٰ کے فضل سے ان تقاریر کا بہت اچھا اثر ہوا۔

### تقریب نکاح

ماہ نومبر میں ایک یوگوسلاوین مسلمان کا نکاح مسجد ہمبورگ میں محترم چوہدری صاحب نے پڑھایا۔ اس موقعہ پر جرمن عورتیں اور مرد ایک بڑی تعداد میں شمولیت کے لئے آئے تھے۔ محترم چوہدری صاحب نے خطبہ نکاح اسلام میں عورت کی حیثیت کے موضوع پر پڑھا اور بتایا کہ اسلام دنیا میں پہلا مذہب ہے جس نے عورت کو اس کے حقوق دلائے اور ان کی حفاظت کا انتظام کیا۔ عورت نکاح کی لڑی میں پروئے جانے کے بعد باندی نہیں بن جاتی بلکہ گھر کی ملکہ کا مقام حاصل کر لیتی ہے اور اسلام نے اس مقام کے تحفظ کے لئے اسے بھی خلع کا حق دیا ہے۔ تا مرد حق طلاق کی اجازت سے اپنے لئے کوئی غلط فوقیت کا تصور نہ پیدا کر لے۔ نیز اسلام نے عورت کو ورثہ کا حقدار قرار دے کر اس رخ سے بھی اس کے حقوق کا تحفظ کر دیا ہے۔ آپ نے تعدد ازدواج کی اجازت نیز میاں بیوی کے باہمی تعلقات کے بارہ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا اسوۂ حسنہ اور ارشاد خیرکم خیرکم لاھلہ پیش کر کے شرح و بسط سے اسلامی تعلیم کے محاسن پیش کئے۔ بعد ازاں اس نکاح کا اعلان فرمایا۔ اس تقریب میں شامل ہونے والوں کی مشن کی طرف سے مشروبات سے تواضع کی گئی۔

### سفر ڈنمارک

قرآن کریم کے ڈینش ترجمہ کا پہلا پارہ نومبر میں شائع کیا گیا۔ اس موقعہ پر ایک ریسپشن کی گئی جس میں اسلامی ممالک کے سفیر، نمائندگان پریس اور دیگر کئی ایک کوپن ہیگن کے مقامی معززین شریک ہوئے۔ محترم چوہدری عبد اللطیف صاحب خاص طور سے اس تقریب میں شمولیت کے لئے ڈنمارک تشریف لے گئے۔ اس موقعہ پر جناب عبد السلام صاحب میڈسن (جو کہ ڈینش احمدی اور قرآن کریم کے مترجم ہیں) نے چوہدری صاحب کا تعارف کروایا۔ اور بتایا کہ آپ جرمنی اور ڈنمارک کے رئیس التبلیغ ہیں اور گزشتہ گیارہ سال سے جرمنی میں تبلیغ اسلام کا فریضہ بجا لا رہے ہیں۔ چنانچہ قرآن کریم کے ڈینش ترجمہ کی اشاعت اور اسے عوام میں متعارف کروانے کے لئے آج کی محفل منعقد کی گئی ہے اور آپ مہمان خصوصی کی حیثیت سے شامل ہوئے ہیں۔ مکرم چوہدری صاحب نے اپنی تقریر میں قرآن کریم کے نزول، جمع و ترتیب اور حفاظت کے پہلوؤں پر روشنی ڈالتے ہوئے بتایا کہ آج صرف یہی ایک الہامی کتاب ایسی ہے جس کے بارہ میں پورے وثوق سے کہا جا سکتا ہے کہ آج تک رد و بدل سے محفوظ ہے۔ اور خدائی وعدہ ہے کہ تا قیامت تک انسانی دست برد

تک سے مامون رہتے گی۔ لیکن صرف یہی ایک پہلو ایسا نہیں جو قرآن کریم کو امتیاز دیتا ہے۔ بلکہ قرآنی تعلیمات جو زندگی کے ہر شعبہ پر حاوی ہیں اپنی تکمیل کے باعث اور تمام زمانوں اور تمام ملکوں میں قابل عمل ہونے کی وجہ سے شریعت اسلامی کا طرۂ امتیاز ہیں۔ پس ہم نے مناسب سمجھا کہ ڈینش زبان کے بولنے والوں کو اس نعمت عظمیٰ سے متعارف کروائیں تا وہ بھی قرآن کریم کی پیشگوئیوں پر اطلاع پائیں اور بچشم خود انہیں پورا ہوتا دیکھیں۔ آپ نے تقریر کو جاری رکھتے ہوئے بتایا کہ جماعت احمدیہ دنیا کی کئی ایک زبانوں میں قرآن کریم کے تراجم شائع کر چکی ہے۔ صرف یورپ ہی کو لیا جائے۔ تو یہ ترجمہ چوتھے نمبر پر آتا ہے۔ اس سے قبل ہم انگریزی۔ ڈچ اور جرمن زبانوں میں تراجم شائع کر چکے ہیں۔ اور خدا تعالیٰ کی دی ہوئی توفیق سے توقع رکھتے ہیں کہ دنیا کی ہر زبان میں اس مقدس اور پیاری کتاب کا ترجمہ کر کے ہر ایک انسان کے لئے اس آسمانی مائدہ کا سمجھنا اور اس سے فائدہ اٹھانا آسان کر دیں گے۔ انشاء اللہ۔

حاضرین مجلس نے جماعت احمدیہ کی اس عظیم خدمت کو بے حد سراہا اور اخبارات نے خاص طور پر اس بارہ میں مضامین شائع کئے۔ جیسا کہ پہلے لکھا جا چکا ہے۔ یہ ترجمہ ہمارے نومسلم بھائی عبدالسلام صاحب میڈسن کر رہے ہیں۔ اور اس کی نگرانی برادرم کمال یوسف صاحب مبلغ سکنڈے نیویا فرما رہے ہیں۔ خدا تعالیٰ انہیں اس خدمت کا اجر عظیم فرمائے۔ آمین۔ اب تک اس ترجمہ کے دو پارے شائع کئے جا چکے ہیں فی الحال ترجمہ پاروں کی صورت میں علیحدہ علیحدہ شائع کیا جا رہا ہے۔ تکمیل پر انہیں یکجا کر کے کتابی صورت دی جائے گی۔

کوپن ہیگن کی ’’بلڈ آئیزبر درہڈ‘‘ (جو اخوت انسانی پیدا کرنے والی ایک عالمی مجلس ہے) دعوت پر مورخہ ۔ رنومبر کو ’’اسلام حقیقت میں‘‘ کے موضوع پر چوہدری صاحب نے تقریر کی۔ آپ نے اسلامی اصول کی تصریح کی۔ اور ان کا فلسفہ بیان کرتے ہوئے خاص طور سے اسلامی اخوت کے اصول پر زور دیا اور بتایا کہ اسلام میں رنگ و نسل اور قومیت و ملت کا کوئی جھگڑا نہیں۔ بلکہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم پہلے انسان ہیں جنہوں نے یہ آواز بلند کی کہ لا فضل لعربي على العجمي اور ایسے وقت میں یہ اعلان کیا جبکہ عرب غیر قوموں کو اپنے برابر سمجھنا تو الگ رہا بجز ان ناطق تک قرار دینا بھی پسند نہ کرتے تھے۔ اور آپ ہی کی قوت قدسیہ نے عرب کی سرزمین میں ایک ایسا انقلاب پیدا کر دیا۔ کہ قرآنی ارشاد إِنَّ أَكْرَمَكُمْ عِنْدَ اللّٰهِ أَتْقَاكُمْ انسانوں کی قدر و منزلت پرکھنے کے لئے

کسوٹی قرار پایا۔ رنگ و نسل کا امتیاز اس حد تک ان کے دلوں سے اٹھ گیا کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ جیسا عظیم المرتبت انسان حضرت بلال رضی اللہ عنہ کو ’’سیدنا‘‘ کہتا ہے اور تعظیم کے لئے کھڑا ہو جاتا ہے۔ اس پر عظمت تعلیم کے باعث آج تک مسلمان اپنے ہمسروں سے بڑھ کر متواضع اور وسیع الحوصلہ تسلیم کئے جاتے ہیں جو شخص اسلام کی غلامی کا جُوا اپنی گردن پر دھرتا ہے وہ خواہ امیر ہے یا غریب خواہ سفید ہے یا سیاہ۔ یورپین ہے یا افریقن سب کے ساتھ ایک سطح پر آ جاتا ہے۔ سب مسلمان آپس میں بھائی بھائی ہیں۔ اور جو چیز انہیں عظمت دیتی ہے۔ وہ تقویٰ اللہ ہے نہ کہ رنگ و نسل یا ملک اور قوم۔

تقریر کے بعد حاضرین کو سوالات کا موقع دیا گیا محترم چوہدری صاحب کی تقریر سے حاضرین اس درجہ متاثر ہوئے کہ مجلس کے صدر نے اپنی مجلس کا خاص نشان (بیج) اسی وقت چوہدری صاحب کی اچکن پر لگا دیا اور اعلان کیا کہ آج کی تقریر نے ہمیں اسلام کے بہت قریب کر دیا ہے اور ہم نے فیصلہ کیا ہے کہ فاضل مقرر کو اس کامیاب تقریر پر اپنی مجلس کی طرف سے ایک تمغہ بطور یادگار پیش کیا جائے۔ انہوں نے بتایا کہ آج تک ان کی مجلس نے صرف تین ایسے تمغے عظیم مقرروں کو پیش کئے ہیں۔ اور یہ چوتھا امتیازی تمغہ ہے جو آج کے فاضل مقرر کو پیش کیا جائے گا۔

ہمارے ڈینش احمدی بھائی عبدالسلام میڈسن بڑے اخلاص سے کام کرنے والے نوجوان ہیں علاوہ قرآن کریم کا ترجمہ کرنے کے علاوہ مختلف سوسائٹیوں میں تقاریر کے ذریعہ اسلام کا پیغام پہنچانے میں مصروف رہے۔ خدا تعالیٰ سے دعا ہے کہ ان کی کوششوں میں برکت ڈالے اور ڈنمارک کی سرزمین کو اسلام کی نعمت قبول کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

## ایک مستشرق کی تقریر

ہمبرگ یونیورسٹی کے شعبہ اسلامیات کے صدر پروفیسر سپولر (SPULER) بین الاقوامی شہرت کے مالک ہیں۔ آپ کو جب یونیورسٹی نے اپنی مجلس مذاکرہ میں بھی مدعو کیا تو مورخہ ۸ دسمبر کو آپ نے اسلام کے بارہ میں ایک تقریر کی جس میں اسلام کا تعارف کرواتے ہوئے آپ نے اسلام کے سماجی اور معاشرتی نظام کی بے حد تعریف کی۔ اور حاضرین کو بتایا کہ آج اسلام اپنی خوبیوں کے باعث افریقہ میں انتہائی سرعت کے ساتھ ترقی کر رہا ہے۔

آپ کی یہ تقریر ہمبرگ یونیورسٹی کی طرف سے منعقد کئے جانے والے ایک سلسلہ تقاریر ’’مذاہب عالم پر ایک نظر‘‘ کی ایک کڑی تھی۔ محترم امام صاحب مسجد ہمبرگ نے پروفیسر سپولر کی متذکرہ بالا تقریر سنی اور بعد ازاں انہیں جماعت احمدیہ کی طرف سے افریقہ میں کی جانے والی مساعی کی تفاصیل سے آگاہ کیا۔ پروفیسر موصوف کئی بار مسجد ہمبرگ میں تشریف لا چکے ہیں۔

## ہمبرگ کے سربراہ کو نئے سال کی مبارکباد

یہاں پر دستور ہے کہ معززین شہر حکومت کے اعلیٰ حکام کو نئے سال کی آمد پر مبارکباد دیتے ہیں۔ چنانچہ محترم امام صاحب نے حکام سے مل کر مبارکباد دی۔ دوسری بار یکم جنوری کی صبح کو حکومت ہمبرگ کے سربراہ (جو ریاست ہمبرگ کے وزیر اعلیٰ ہیں) کو مبارکباد دینے کے لئے خاکسار بھی امام صاحب کے ہمراہ گیا۔ اس موقع پر محترم چوہدری صاحب کے چھوٹے صاحبزادہ عزیزہ مجیب نے پھول پیش کئے۔

## صدر مملکت کی ہمبرگ میں آمد

محترم صدر مملکت فیلڈ مارشل محمد ایوب خاں مورخہ ۲۰ جنوری کو ہمبرگ تشریف لائے۔ آپ کا استقبال یہاں پر مقیم پاکستانیوں نے کیا۔ امام صاحب مسجد ہمبرگ نے صدر موصوف کو پھولوں کا خاص طرز سے تیار شدہ ہار پہنایا اور تمام پاکستانیوں کی طرف سے ہمبرگ میں آپ کو خوش آمدید کہا۔ اخبارات نے مشرقی انداز کے اس استقبال کو بہت سراہا اور ہار پہنانے کی تصاویر شائع کر کے لکھا کہ امام مسجد ہمبرگ نے اپنے صدر کو پھولوں کا ہار پہنا کر مشرقی روایات کو زندہ کر دیا ہے۔ ایک نے لکھا کہ جرمنی بھر میں اس سے زیادہ پر جوش اور موثر استقبال اور کہیں نہیں ہوا۔

دوسری بار محترم صدر مملکت سے ملاقات کے لئے امام صاحب اور خاکسار اٹلانٹک ہوٹل میں حاضر ہوئے۔ صدر موصوف نے بڑے اطمینان سے جماعت احمدیہ کی اسلامی تبلیغی سرگرمیوں کی تفاصیل سنیں۔

اسی موقعہ پر خاکسار کو صدر محمد ایوب خاں کے ذاتی معالج بریگیڈیر محمد سرور سے بھی ملاقات کا موقعہ ملا۔ جس میں خاکسار نے انہیں جرمنی میں جماعت احمدیہ کی طرف سے تعمیر کی گئی مساجد، جرمن ترجمہ قرآن کریم اور دیگر تبلیغی مساعی سے مطلع کیا۔

## جرمنی و سوڈان کے سرکاری پرچوں میں ہماری مساعی کا تذکرہ

حکومت جرمنی کے سرکاری بلیٹین میں جماعت احمدیہ کی تبلیغی مساعی اور مساجد کی تعمیر کے بارہ میں ایک مفصل مضمون مع فوٹو مسجد ہمبرگ شائع ہوا۔ یہی مضمون سوڈان کے سرکاری اخبار ’’ڈیلی سوڈان‘‘ نے من و عن نقل کیا۔ اسی طرح روزنامہ ’’نوائے وقت‘‘ لاہور نے اپنی خصوصی اشاعت میں مضمون کا خلاصہ شائع کیا۔ اس مضمون کی سرکاری پرچوں میں اشاعت ان گہرے اثر کی ضامن ہے جو جماعت احمدیہ کی تبلیغی مساعی کے نتیجہ میں خدا تعالیٰ کے فضل و کرم سے ان ممالک میں پیدا ہو چکا ہے۔ اس کے علاوہ اسلام کے بارہ میں ایک مضمون یہاں کے ایک مقامی سکول کے رسالہ کے ایڈیٹر نے خاکسار سے انٹرویو لینے کے بعد شائع کیا۔

## ملاقاتیں

عرصہ زیر رپورٹ میں ملاقاتوں کا سلسلہ وسیع رہا۔ مسجد میں تشریف لانے والوں کو اسلام کے بارہ میں مفصل معلومات بہم پہنچائی جاتی رہیں۔ اس کے علاوہ جناب امام صاحب نے کرسچین اکاڈمی (جو عیسائی مشنری تیار کرنے کا ادارہ ہے) کے سربراہ سے ملاقات کی اور اسلام اور عیسائیت کے بارہ میں تبادلہ خیالات کیا۔ اسی طرح مشہور مستشرق پروفیسر سپولر کی دعوت پر محترم امام صاحب انہیں ملنے گئے۔ کئی ایک اہم امور پر تبادلہ خیال کرنے کے علاوہ پروفیسر سپولر کی درخواست پر آپ نے اسلامک سٹوڈینٹ کے ریسرچ سکالرز کو مسجد میں آنے کی دعوت دی اور اسلام کے بارہ میں تفصیلی معلومات بہم پہنچانے کا وعدہ کیا۔

اس دوران مراکو کی ایک اہم شخصیت جناب حسن عبدالقادر معرب کچھ دنوں کے لئے ہمبرگ آئے آپ جب تک یہاں مقیم رہے باقاعدگی سے نماز جمعہ کے لئے تشریف لاتے رہے۔

## خطبات جمعہ

نماز جمعہ باقاعدگی سے ادا ہوتی رہی خطبات اکثر و بیشتر محترم امام صاحب پڑھتے رہے ان خطبات میں اسلام کے اصول کی فلاسفی بیان کی جاتی رہی اور تربیتی امور کو مد نظر رکھا گیا۔

## اشاعت لٹریچر

جرمنی بھر سے لٹریچر کے لئے درخواستیں موصول ہوتی رہیں جنہیں فوری طور پر مطلوبہ لٹریچر مہیا کیا جاتا رہا مشن کی طرف سے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی حیات و وفات کے مسئلہ پر نئی تحقیق کی روشنی میں ایک کتاب شائع کی گئی ہے جسے ہمارے جرمن احمدی محمد الیس عبداللہ جرنسٹ نے محترم چوہدری عبداللطیف صاحب کی مدد سے لکھا ہے خدا تعالیٰ کے فضل سے یہ کتاب بہت مقبول ہو رہی ہے۔ تمام قابل ذکر اخبارات کو کتاب تبصرہ کے لئے بھجوائی گئی ہے

(باقی صفحہ ۱۲ پر)

# مختلف مقامات میں یوم مصلح موعود کی مبارک تقریب پر جلسے

## جماعت احمدیہ پینگاڈی

۲۰ فروری بروز دوشنبہ بعد نماز عشاء زیر صدارت مکرم قمر الدین صاحب پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ پینگاڈی جلسہ مصلح موعود منعقد کیا گیا۔

مکرم پی احمد صاحب نے تلاوت قرآن کریم کی۔ مکرم مولوی عبد القادر صاحب نے "مصلح موعود کے کارنامے" اور مکرم اے سلیمان صاحب نے "پیشگوئی مصلح موعود" اور مکرم زین الدین صاحب نے "قبولیت دعا مصلح موعود کے مواز نات" پر تقاریر کیں اور ہر مقرر نے اپنے موضوع کو بہت خوبی سے واضح کیا۔

آخر پر حضور کی صحت وسلامتی اور درازیٔ عمر کے لئے ایک لمبی دعا کے بعد جلسہ برخواست ہوا۔ اس جلسہ میں تمام ممبران جماعت، مستورات اور بچوں نے شرکت کی۔

خاکسار پی احمد سکرٹری تبلیغ جماعت احمدیہ پینگاڈی۔

## جماعت احمدیہ سونگھڑہ

۲۰ فروری صبح ساڑھے سات بجے زیر صدارت محترم مولوی سید محمد احمد صاحب پرانشل امیر اڑیسہ جامع مسجد محلہ کوکبی میں جلسہ مصلح موعود منایا گیا۔

سب سے پہلے خاکسار نے تلاوت قرآن کریم کی۔ پھر عزیزم سید کمال الدین متعلم ہائی سکول سونگھڑہ نے نظم سنائی۔ اس کے بعد خاکسار نے "مسیح موعود کے متعلق بزرگان سلف کی پیشگوئیاں" کے موضوع پر تقریر کرتے ہوئے حضرت نعمت اللہ صاحب ولی رحمۃ اللہ علیہ کا کلام ؎

چو دَور او شود تمام بکام
پسرش یادگار مے بینم

کی تشریح کرتے ہوئے ثابت کیا کہ یہ پیشگوئی سیدنا حضرت اقدس المصلح الموعود کی ذات میں پوری ہوئی نیز ؎

زمحمود کشتہر بعد ہذا
وملک الشام بلا قتال

پڑھ کر روحانی بادشاہت شام اور دیگر ممالک پر ثابت کی۔

دوسری تقریر مکرم غلام مہدی صاحب ناصر واقف زندگی نے کی اور ۲۰ فروری والا اشتہار "رحمت کا نشان" پڑھ کر سنایا اور اس کی تشریح کی۔ اس کے بعد مکرم فضل عمر صاحب واقف زندگی حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کے کارناموں پر روشنی ڈالی۔

آخر میں جناب صاحب صدر نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئی "یتزوج ویولد لہ" کی تشریح کرتے ہوئے ایک ولولہ انگیز تقریر کر کے سامعین کو محظوظ فرمایا اور حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کے مدارج عالیہ کا ذکر فرمایا۔ اور دعا کے بعد برخواست ہوا۔

خاکسار سید بشیر الدین احمد امیر جماعت احمدیہ سونگھڑہ

## لجنہ اماء اللہ جماعت احمدیہ سکندر آباد

مورخہ ۲۴ فروری ۱۹۶۱ء خاکسارہ کی صدارت میں الہ دین بلڈنگ سکندر آباد میں جلسہ مصلح موعود منعقد ہوا۔ تلاوت قرآن کریم مکرمہ خورشید بیگم صاحبہ نے کی۔ اور نظم ناصرہ بیگم صاحبہ نے پڑھی۔ اس کے بعد پہلی تقریر خاکسارہ نے "موجودہ زمانے کے مصلح موعود" کے عنوان پر کی۔ اس کے بعد محمودہ بیگم صاحبہ نے نظم پڑھی۔ پھر فیض النساء بیگم صاحبہ نے ایک مضمون "پیشگوئی مصلح موعود" پڑھ کر سنایا۔ بعد ازاں وسیمہ بیگم صاحبہ نے ایک مضمون پڑھ کر سنایا جس کا عنوان "زندہ خدا کا زندہ نشان" تھا۔ پھر رحمت النساء بیگم صاحبہ اور وسیمہ صاحبہ نے ایک نظم مل کر پڑھی۔ پھر جناب اعظم النساء بیگم صاحبہ نے "شان مصلح موعود" پر تقریر کی۔ پھر علیمہ بیگم صاحبہ نے اخبار "بدر" سے ایک مضمون پڑھ کر سنایا۔ پھر ناصرات کی دو لڑکیوں نے نظم پڑھی جس کا عنوان تھا "ربوہ کی شان"۔ آخر پر سلیمہ بیگم صاحبہ نے ایک مضمون پڑھا۔ پھر سب بہنوں نے مل کر سلام پڑھا۔ بعد دعا جلسہ برخواست ہوا۔ اور افطاری کے بعد خاکسارہ کی طرف سے مٹھائی سب لجنات کو دی گئی۔ اس جلسہ میں جماعت احمدیہ حیدرآباد کی بھی متعدد بہنوں نے شرکت کی۔

خاکسارہ بیگم حضرت سیٹھ عبد اللہ الہ دین صدر لجنہ اماء اللہ سکندر آباد۔

## جماعت احمدیہ ٹائیں

۲۰ فروری جماعت احمدیہ ٹائیں نے جلسہ مصلح موعود منکوٹ میں منایا۔

بعد نماز مغرب زیر صدارت مکرمی جمال الدین صاحب جلسہ کی کارروائی شروع ہوئی۔ تلاوت قرآن کریم صاحب صدر نے خود فرمائی اور نظم مکرم بدر الدین صاحب نے پڑھی۔ اس کے بعد عزیز بشیر محمد نے ایک مضمون پڑھ کر سنایا۔ بعد ازاں خاکسار نے پیشگوئی مصلح موعود کا متن پڑھ کر سنایا اور حضرت مصلح موعود کی جملہ صفات کا الگ الگ تفصیل سے ذکر کیا۔ اور ثابت کیا کہ سیدنا حضرت امیر المؤمنین ایدہ اللہ تعالیٰ ہی ان صفات کے مصداق ہیں۔ پھر دوران تقریر میں ہی سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی جلسہ سالانہ ۱۸۹۷ء کی تقریر کا ایک حصہ پڑھ کر سنایا۔ پھر حضور کے بعض ملفوظات پڑھ کر سنائے اور احباب کو بغرض نصیحت کی گئی۔ اور دو گھنٹہ کی کارروائی کے بعد جلسہ بعد دعا برخواست ہوا۔ اور نماز عشاء اور تراویح کے بعد دوست اپنے گھروں کو تشریف لے گئے۔

خاکسار محمد حسین خادم معلم وقف جدید جماعت احمدیہ ٹائیں منکوٹ

## جماعت احمدیہ سونا گلی

مورخہ ۲۰ فروری ۱۹۶۱ء کو جماعت احمدیہ سونا گلی نے زیر صدارت چوہدری عبد القادر صاحب جلسہ مصلح موعود منعقد کیا۔ تلاوت قرآن کریم چوہدری محمد یوسف صاحب نے کی۔ اس کے بعد خاکسار نے تقریر کرتے ہوئے پیشگوئی مصلح موعود کا پس منظر بیان کیا۔ اور بتفصیل اس پیشگوئی کو حضور ایدہ اللہ پر چسپاں کرتے ہوئے حالات کو واضح طور پر بیان کیا۔ حاضری تقریباً تیس ۳۰ تھی۔ اور بعد دعا جلسہ برخواست ہوا۔

خاکسار گلزار احمد معلم وقف جدید سونا گلی۔

## جماعت احمدیہ خانپور ملکی

مورخہ ۲۰ فروری بعد نماز ظہر خاکسار کی صدارت میں جلسہ مصلح موعود منعقد ہوا۔ تلاوت قرآن کریم کے بعد ہارون الرشید صاحب نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی نظم

بشارت دی کہ اک بیٹا ہے تیرا
جو ہوگا ایک دن محبوب میرا

خوش الحانی سے پڑھ کر سنائی۔ اس کے بعد شریف عالم صاحب نے پیشگوئی مصلح موعود کے الہامی الفاظ پڑھ کر سنائے اس کے بعد شمس العالم صاحب نے اخبار بدر سے ایک مضمون پڑھا جس کا عنوان "زمین کے کناروں تک اسلام کے تبلیغی مشنوں کا قیام اور مصلح موعود کی اولوالعزمی کا درخشندہ ثبوت" تھا۔ بعد ازاں خاکسار نے پیشگوئی مصلح موعود کے متعلق "جماعت کی بعد کی ذمہ داری" کے موضوع پر تقریر کی۔ اور حضور کے عہد خلافت کی برکات کو واضح کیا اور دنیا بھر میں تبلیغ اسلام کے کوائف بیان کئے۔ بعد ازاں حضور کی صحت و سلامتی اور درازیٔ عمر کے لئے لمبی دعا پر جلسہ برخواست ہوا۔

خاکسار عبید الرحمٰن ثانی مبلغ خانپور ملکی

## دیگر رپورٹیں

اسی قسم کی رپورٹیں مفصلہ ذیل جماعتوں کی طرف سے بھی موصول ہوئی ہیں جو بوجہ عدم گنجائش درج نہیں کی جا سکیں:۔
جماعت احمدیہ رانچی۔ جماعت احمدیہ حیدرآباد۔ جماعت احمدیہ رشی نگر کشمیر۔ جماعت احمدیہ ساندھن (یوپی)

---

## درخواستہائے دعا

۱۔ احباب جماعت و درویشان قادیان سے میری عاجزانہ درخواست ہے کہ قرضہ سے جلد نجات ملنے، رزق میں وسعت پیدا ہونے، ملازمت میں پیش آمدہ رکاوٹوں کے دور ہونے اور ہر طرح کی دینی و دنیوی فراخی ملنے کے لئے دعا فرمائیں۔

خاکسار فیروز الدین مظفر آباد کشمیر

۲۔ خاکسار نے اپنے یہاں کچھ کاروبار شروع کیا ہے اس میں ترقی پانے اور خدمت دین کی توفیق ملنے کے لئے دعا کی درخواست ہے۔ خاکسار محمد عبد اللہ شریف کراچی۔
(بذریعہ شیخ بڈھا خان صاحب قادیان)

---

**ولادت۔** برادرم منور علی خان صاحب ساکن کمانگا گورا پوری حال ڈی۔ ایس۔ پی سمبلپور کو خدا تعالیٰ نے مورخہ ۱۰/۲/۶۱ بروز جمعہ فرزند عطا کیا ہے۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ نومولود کو خادم دین بنائے اور لمبی عمر عطا فرمائے۔ آمین۔

---

## اجتماعی دعائیں

اراکین مجلس خدام الاحمدیہ حیدرآباد دکن ایک خاص تعداد میں رمضان المبارک میں ہر ہفتہ احمدیہ جوبلی ہال میں بعد نماز عشاء نماز تراویح اور تسبیح کے بعد تہجد میں سیدنا حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی صحت و سلامتی و درازی عمر کیلئے اجتماعی دعائیں کرتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے ان سب دعاؤں کو قبول فرمائے اور حضور کو جلد صحت یاب فرمائے۔ ہر ہفتہ خلافت ثانیہ کی ثمرات متعلق احباب کو سحری کا انتظام کرنے کا موقع ملا۔ فجزاہم اللہ احسن الجزاء۔ خاکسار محمد عبد قائد مجلس خدام الاحمدیہ حیدرآباد دکن۔

# جرمنی میں تبلیغ اسلام

(بقیہ صفحہ نمبر ۱)

ہمارے جرمن بھائی خالد رکون برلین میں بڑی محنت سے کام کر رہے ہیں۔ انہیں بھاری مقدار میں لٹریچر مہیا کیا جاتا رہا جسے وہ دلچسپی رکھنے والوں میں تقسیم کرتے رہے۔ قرآن کریم جرمن کی مانگ دن بدن بڑھ رہی ہے۔ احباب جماعت کو علم ہوگا کہ جرمن ترجمہ کا دوسرا ایڈیشن شائع کیا گیا ہے اور یہ ایڈیشن بھی ہاتھوں ہاتھ نکل رہا ہے۔ دعا ہے کہ خدا تعالےٰ جماعت کی اس خدمت کو جرمن قوم کی ہدایت کا موجب بنائے آمین۔

ماہوار رسالہ "اسلام" (جو محترم شیخ ناصر احمد صاحب مبلغ سوئٹزرلینڈ جرمن زبان میں شائع کرتے ہیں) اور ریویو آف ریلیجنز باقاعدگی سے تقسیم کئے جاتے رہے۔

**بیعتیں:** خدا تعالےٰ کے فضل و کرم سے اس دوران دو جرمن احباب نے بیعت کی جن کے اسلامی نام محمود اور سعید تجویز کئے۔ خدا تعالےٰ انہیں استقامت عطا فرمائے اور ان کا بیعت کرنا اسلام و احمدیت کے لئے نیز ان کے لئے مبارک کرے۔ آمین۔

**تعلیم و تربیت:** نومسلم احباب کی تعلیم عربی و تدریس قرآن کریم کا خاص طور سے اہتمام کیا گیا چنانچہ یہ کلاس خاکسار کے سپرد رہی۔ قرآن کریم کے علاوہ خاکسار انہیں نماز و روزہ سے متعلقہ ابتدائی دینی مسائل بھی بتاتا رہا۔ خدا تعالےٰ کے فضل و کرم سے ان نوجوانوں میں اخلاص ہے اور وہ پوری طرح اسلامی رنگ میں اپنے آپ کو رنگین کرلینے کی تڑپ رکھتے ہیں۔

بالآخر بزرگان سلسلہ، درویشان قادیان و دیگر احباب جماعت کی خدمت میں درخواست ہے کہ ہمیں اپنی دعاؤں میں یاد رکھیں اور خدا تعالےٰ سے ہماری قلموں میں برکت اور زبان میں تاثیر پیدا ہونے اور خدمتِ دین کی توفیق بخشے جانے اور تائید فرمانے کی دعا کریں۔ تاہم مغرب اسلام کی حیات بخش تعلیم سے روشناس کرانے میں کامیاب ہوں جو خدائی نصرت کے بغیر ناممکن ہے۔

واخر دعوانا ان الحمد للّٰہ رب العالمین۔

# جماعت احمدیہ کی طرف سے گرنتھ صاحب کے ایک نسخہ کی پیشکش

قادیان مورخہ ۲۴ مارچ موضع بسراواں کے بہت سے سکھ دوستوں نے بسراواں کے نئے گوردوارہ کے لئے گرنتھ صاحب کے ایک نسخہ دیئے جانے کی درخواست جماعت احمدیہ قادیان سے کی۔ انکی خواہش کو پورا کرنے کے لئے مورخہ ۲۴ مارچ کو وقت مقرر کیا گیا۔ حسب پروگرام بسراواں کے نمبردار سردار شنگارا سنگھ مع دیگر معززین کے جن کی تعداد گیارہ تھی صبح ۹ بجے اپنے ساز و سامان کے ساتھ قادیان آئے۔ ان کی آمد پر پہلے ان کی چائے سے تواضع کی گئی پھر گرنتھ صاحب کی ایک بیڑ جناب مولوی برکات احمد صاحب بی۔ اے ناظر امور عامہ نے انکے سپرد کی۔ جو وہ جلوس کی شکل میں جس میں آٹھ احمدی افراد بھی زیر قیادت ناظر صاحب امور عامہ شامل تھے بسراواں لے گئے۔ بسراواں کے نئے گوردوارے میں اس موقعہ پر چار صد کے قریب موضع مذکورہ کے مرد اور عورتیں جمع ہوئے۔ مقامی سکول کے بچے اور سٹاف بھی سکول کو بند کر کے اس تقریب میں شامل ہوئے۔

اس موقعہ پر سردار سرن سنگھ سردار اجیت سنگھ صاحب ہیڈ ماسٹر اور بعض دیگر لوگوں نے تقاریر کیں۔ جن میں احمدیہ جماعت کا گرنتھ صاحب کا نسخہ گوردوارہ کے لئے دینے پر شکریہ ادا کیا۔ اور جماعت کی رواداری اور محبت و پریم کے سلوک کا تفصیل سے ذکر کیا۔ اور کہا کہ یہ جماعت جس طریق پر اپنے ہمسایہ لوگوں اور دوسرے مذاہب کے افراد سے سلوک کرتی ہے یہ بہت اعلےٰ نمونہ ہے۔ اور اسی سے ملک کی ترقی اور عزت ہوسکتی ہے۔ اور تقسیم ملک کے وقت جو انسانیت سوز مظالم ہوئے ہیں ان کا ازالہ ہوسکتا ہے۔ یہ تقریب ڈیڑھ دو بجے کے قریب ختم ہوئی۔ بعد ازاں نمبردار شنگارا سنگھ صاحب نے احمدی احباب کو اپنے گھر پر دوپہر کا کھانا کھلایا۔ اور چار بجے کے قریب ہمارے احباب بخیریت قادیان واپس آگئے۔ الحمد للہ۔

(نامہ نگار)

# جناب پنڈت گوبند ولبھ پنت وزیر داخلہ گورنمنٹ ہند کی وفات پر

## جماعت احمدیہ قادیان کی طرف سے تعزیت نامہ اور اس کا جواب

جناب پنڈت گوبند ولبھ پنت صاحب وزیر داخلہ گورنمنٹ ہند کی وفات پر جماعت احمدیہ قادیان کی طرف سے جناب پنڈت جواہر لال نہرو وزیر اعظم ہندوستان کی خدمت میں تعزیت کا تار اور جناب گورنر صاحب پنجاب کی خدمت میں تعزیت کا خط بھیجا گیا تھا ہر دو موصوفین کی طرف سے حسب ذیل جواب موصول ہوئے ہیں:۔

### جناب وزیر اعظم کا خط

وزیر اعظم سیکرٹریٹ
نئی دہلی ۱۱
۱۳ مارچ ۱۹۶۱ء

بخدمت سیکرٹری جنرل
جماعت احمدیہ قادیان

پنڈت گوبند ولبھ پنت کی وفات پر آپ کی طرف سے موصولہ تعزیتی اور ہمدردی کے پیغام پر جواہر لال نہرو آپ کا شکریہ ادا کرتے ہیں۔ آپکے پیغام سے پنڈت پنت صاحب کے لواحقین کو مطلع کیا جا رہا ہے۔

### جناب گورنر صاحب پنجاب کا جواب

راج بھون۔ چنڈی گڑھ
۹ مارچ ۱۹۶۱ء

بخدمت شری برکات احمد راجیکی ناظر امور عامہ
جماعت احمدیہ قادیان۔ ضلع گورداسپور

پیارے جناب
جناب گورنر صاحب پنجاب کی خدمت میں آپکا مراسلہ مل گیا ہے جس میں آپنے شری گوبند ولبھ پنت وزیر داخلہ کی وفات پر اظہار تعزیت کیا ہے جیسا کہ آپنے خواہش کی ہے آپ کا یہ پیغام تعزیت و ہمدردی موصوف کے لواحقین کی خدمت میں بھجوا دیا جائے گا۔

آپکا مخلص
بلدیو سنگھ
اے ڈی سی ٹو گورنر پنجاب

# پروگرام دورہ مکرم مولوی محمد صادق صاحب ناقد انسپکٹر بیت المال

## ۲۶/۳/۶۱ تا ۲۶/۴/۶۱

مندرجہ ذیل جماعتہائے احمدیہ ہندوستان کے عہدیداران کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ مکرم مولوی محمد صادق صاحب ناقد فاضل انسپکٹر بیت المال مندرجہ ذیل پروگرام کے مطابق ۲۶/۳/۶۱ تا ۲۶/۴/۶۱ بغرض معائنہ حسابات۔ وصولی چندہ جات اور تشخیص بجٹ ۶۲-۱۹۶۱ء دورہ کر رہے ہیں۔ عہدیداران متعلقہ جماعتہائے احمدیہ سے توقع ہے کہ وہ اس سلسلہ میں انسپکٹر صاحب موصوف سے پورا تعاون کریں گے۔ موصوف مورخہ ۲۶/۳/۶۱ کو قادیان سے روانہ ہوکر انبالہ۔ دہلی۔ امروہہ۔ صالح نگر۔ بریلی اور شاہجہانپور ہوتے ہوئے یکم اپریل کو لکھنؤ پہنچ رہے ہیں۔ بعد کا پروگرام بتفصیل ذیل ہے:۔

| نام جماعت | تاریخ رسیدگی | قیام | تاریخ روانگی | کیفیت |
|---|---|---|---|---|
| لکھنؤ | ۱-۴-۶۱ | ۱ یوم | ۳-۴-۶۱ | |
| کانپور | ۳-۴-۶۱ | ۱ " | ۵-۴-۶۱ | |
| بنارس | ۵-۴-۶۱ | ۱ " | ۷-۴-۶۱ | |
| پٹنہ | ۷-۴-۶۱ | ۱ " | ۹-۴-۶۱ | |
| مظفرپور | ۹-۴-۶۱ | ۱ " | ۱۱-۴-۶۱ | |
| خانپور ملکی | ۱۱-۴-۶۱ | ۱ " | ۱۳-۴-۶۱ | |
| کجھ گلپور | ۱۳-۴-۶۱ | ۱ " | ۱۵-۴-۶۱ | |
| رانچی | ۱۵-۴-۶۱ | ۱ " | ۱۶-۴-۶۱ | |
| جمشید پور | ۱۶-۴-۶۱ | ۱ " | ۱۸-۴-۶۱ | |
| موسیٰ بنی مائینز | ۱۸-۴-۶۱ | ۱ " | ۲۰-۴-۶۱ | |
| کلکتہ | ۲۰-۴-۶۱ | ۵ " | ۲۶-۴-۶۱ | |

## ولادت

قادیان ۲۰ مارچ مکرم محمد دین صاحب درویش کارکن دفتر دعوت و تبلیغ قادیان کو اللہ تعالےٰ نے لڑکا عطا فرمایا۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالےٰ نومولود کو لمبی عمر عطا فرمائے اور خادم دین بنائے۔ آمین۔

ہفت روزہ بدر قادیان مورخہ ۳۰ مارچ ۱۹۶۱ء
رجسٹرڈ نمبر ایل ۶۷